لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۬ؕ وَمَا

(لوگو) جبتک تم اپنی پسندیدہ چیزوں میں سے کچھ راہ خدا میں خرچ نہ کرو گے ہرگز نیکی کے درجہ پر فائز نہیں ہو سکتے اور

تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ ﴿۹۲﴾ كُلُّ

تم کوئی سی چیز خرچ کرو خدا تو اس کو ضرور جانتا ہے توریت کے نازل ہونے کے قبل یعقوب

الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ

نے جو جو چیزیں اپنے اوپر حرام کر لی تھیں ان کے سوا بنی اسرائیل کے لئے سب

اِسْرَآءِیْلُ عَلٰى نَفْسِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ ؕ

کھانے حلال تھے (اے رسول ان یہودیوں سے) کہو کہ اگر تم (اپنے دعوے میں) سچے ہو

قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَاۤ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۹۳﴾

تو توریت لے آؤ اور اس کو (ہمارے سامنے) پڑھو پھر اس کے بعد بھی جو

فَمَنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ

کوئی خدا پر جھوٹ موٹ طوفان جوڑے تو (سمجھ لو کہ) یہی لوگ ظالم

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۹۴﴾ قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ ۫ فَاتَّبِعُوْا

(ہٹ دھرم) ہیں (اے رسول) کہدو کہ خدا نے سچ فرمایا۔ تو اب تم ملت

مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۹۵﴾

ابراہیم (اسلام) کی پیروی کرو جو باطل سے کترا کے چلتے تھے اور مشرکین سے نہ تھے۔ لوگوں کی عبادت)

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا

کیواسطے جو گھر سب سے پہلے بنایا گیا وہ تو یقیناً یہی (کعبہ) ہے جو مکہ میں ہے بڑی (خیر و) برکت والا

وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۶﴾ فِیْهِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ

ہے اور سارے جہان کے لوگوں کا رہنما۔ اس میں (حرمت کی) بہت سی واضح و روشن نشانیاں

اِبْرٰهِیْمَ ۚ۬ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰهِ عَلَى

ہیں (منجملہ اسکے) مقام ابراہیم ہے (جہاں آپکے قدموں کا پتھر پر نشان ہے) اور جو اس گھر میں داخل ہوا



الجزء ۴

ایک روایت میں ہے کہ جناب امیر نے ایک فقہ کوئی کپڑا بہت چاہے خرید کیا اور پھر راہ خدا میں اسے دیدیا اور فرمایا کہ حضرت رسول نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنی پسندیدہ چیز میں اپنے اوپر دوسرے کو ترجیح دیگا اسے خدا بہشت میں ترجیح عطا کرے گا۔

۲ بنی اسرائیل جو حضرت ابراہیم کی نسل سے ہونے کا فخر و مباہات کرتے مسلمانوں پر اعتراض کیا کرتے تو ہر وقت ہی تلے رہتے ان کا یہ بھی دعویٰ تھا کہ ہم دین ابراہیم پر ہیں اور مسلمانوں کی فقط زبانی لن ترانی ہے آخر انہوں نے بہت سوچ بچار کر کے اپنے خیال میں بہت مضبوط دو اعتراض مسلمانوں پر جما دیئے ایک تو یہ کہ اونٹ کا گوشت دین ابراہیمی میں حرام ہے اور تم شوق سے کھاتے ہو دوسرے سارے پیغمبر انبیاء بیت المقدس کی طرف سجدہ کرتے آئے تم لوگوں نے اپنا کعبہ الگ بنایا ہے ان دونوں اعتراضوں کا خدا نے تسلی بخش جواب دیدیا پہلے اعتراض کا تو یوں کہ اونٹ کا گوشت کبھی حرام نہ تھا بلکہ ابراہیم کے بہت دنوں بعد یعقوب نے ایک بیماری کی وجہ سے خود ترک کر دیا تھا اور ان کی دیکھا دیکھی ان کی اولاد نے بھی چھوڑ دیا دوسرے کا جواب یوں دیا کہ خدا کے گھروں میں کعبہ ہی سب سے پہلا اور ابراہیم کے ہاتھوں کا بنایا ہوا ہے اور ابھی تک مقام ابراہیم ان کی نشانی موجود ہے پھر تم کو مسلمانوں کی تنقید کرنی چاہئے نہ کہ تم اعتراض کرو۔ ۱۲ منہ

فضیلت کعبہ کی

آئین پسندیدہ چیز خدا کی راہ میں دو

النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ۚ وَ

امن میں آ گیا اور لوگوں پر واجب ہے کہ محض خدا کیلئے خانہ کعبہ کا حج کریں جنہیں وہاں تک پہنچنے کی استطاعت [1]

مَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ ﴿٩٧﴾ قُلْ يَا أَهْلَ

(قدرت) ہو اور جس باوجود قدرت حج سے انکار کیا تو (یاد رکھئے کہ) خدا سارے جہان سے بے پروا ہے

الْكِتَابِ لِمَ تَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ ۖ وَاللَّهُ شَهِيدٌ عَلَىٰ

(اے رسولؐ) تم کہدو کہ اے اہل کتاب تم خدا کی آیتوں سے کیوں منکر ہوتے جاتے ہو حالانکہ جو کام کاج تم کرتے ہو خدا کو اسکی

مَا تَعْمَلُونَ ﴿٩٨﴾ قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تَصُدُّونَ

(پوری) پوری اطلاع ہے (اے رسولؐ ان سے) کہدو کہ اے اہل کتاب دیدہ و دانستہ خدا کی (سیدھی) راہ میں (ناحق

عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ مَنْ آمَنَ تَبْغُونَهَا عِوَجًا وَأَنْتُمْ

کی) کجی ڈھونڈھ (ڈھونڈھ) کے ایمان لانے والوں کو اس سے کیوں روکتے ہو

شُهَدَاءُ ۗ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٩٩﴾ يَا أَيُّهَا

اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے بے خبر نہیں ہے (اے

الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تُطِيعُوا فَرِيقًا مِنَ الَّذِينَ

ایمان [2] والو) اگر تم نے اہل کتاب کے کسی فرقہ کا بھی کہنا مانا تو (یاد رکھو کہ وہ تم کو ایمان لانے کے بعد (بھی) پھر

أُوتُوا الْكِتَابَ يَرُدُّوكُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ كَافِرِينَ ﴿١٠٠﴾

دوبارہ کافر بنا چھوڑیں گے۔ اور بھلا تم کیونکر کافر بن جاؤ گے۔

وَكَيْفَ تَكْفُرُونَ وَأَنْتُمْ تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ آيَاتُ اللَّهِ

حالانکہ تمہارے سامنے خدا کی آیتیں (برابر) پڑھی جاتی ہیں اور اس کے رسول

وَفِيكُمْ رَسُولُهُ ۗ وَمَنْ يَعْتَصِمْ بِاللَّهِ فَقَدْ هُدِيَ

(محمدؐ) بھی تم میں (موجود) ہیں اور جو شخص خدا سے وابستہ ہو وہ تو ضرور

إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿١٠١﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

سیدھی راہ پر لگا دیا گیا اے ایمان والو خدا سے ڈرو جتنا اس

[1] استطاعت سے اپنے آنے جانے کا اپنی حیثیت کے موافق خرچ اٹھنے دونوں کا اس کے اور اس کے لڑکے بالوں کی ضروریات کا خرچ صحت مندی راستہ کا امن مراد ہے پس جن لوگوں کو اتنا میسر ہو اور پھر حج نہ کریں تو وہی لوگ قیامت میں اندھے محشور ہوں گے اور ان پر سخت سے سخت عذاب ہوگا اور جو شخص اس کے وجوب ہی کا منکر ہو وہ کافر ہے ۲

[2] شاس بن قیس یہودی جو بدگوئی اور رشک و حسد میں شہرۂ آفاق تھا ایک دن اوس و خزرج پر جو عرب کے دو بڑے نامی قبیلے ہیں گزرا اور ان کو باہم میل و محبت کی باتیں کرتے دیکھ کر جل گیا آخر اس سے نہ رہا گیا اور قبیلۂ اوس والوں میں سے ایک کو اس نے اکسایا کہ ان دونوں کی سابق خانہ جنگیوں کا قصیدہ پڑھے وہ اس کے فقرہ میں آ گیا اور جنگ بغاث کا قصیدہ پڑھنا شروع کر دیا قبیلہ خزرج والوں کو ناگوار گزرا اور باہم ایک دوسرے کی مذمت بیان کرنے لگے حتیٰ کہ تھوڑی دیر میں آمادۂ جنگ ہو گئے اسی وقت یہ آیت نازل ہوئی اور حضرت رسولؐ نے ان کے سامنے جا کر پڑھ دی تب وہ لوگ پشیمان ہو کر باہم پھر بغل گیر ہوئے۔

۱۲-۱۲-۱۲-۱۲
۱۲-۱۲-۱۲
۱۲

ع ۱۰ ۱۰ ۱

اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ
سے ڈرنے کا حق ہے اور تم (دین اسلام کے سوا کسی اور دین پر ہرگز نہ مرنا اور تم سب کے سب
مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا
(ملکر) خدا کی رسّی مضبوطی سے تھامے رہو اور آپس میں پھوٹ نہ ڈالو ۵۲ اور اپنے
تَفَرَّقُوْا ۚ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً
حال (زار) پر خدا کے احسان کو تو یاد کرو جب تم آپس میں (ایک دوسرے کے) دشمن ۵۳ تھے
فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ۚ
تو خدا نے تمہارے دلوں میں (ایک دوسرے کی) الفت پیدا کر دی تو تم اس کے فضل سے آپس میں
وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ۗ
بھائی بھائی ہو گئے اور تم گویا سلگتی ہوئی آگ کی بھٹی (دوزخ) کے لب پر (کھڑے تھے) اور گرا ہی
كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾
چاہتے تھے) کہ خدا نے تم کو اس سے بچا لیا تو خدا اپنے احکام یوں واضح کر کے بیان کرتا ہے تاکہ تم راہ راست
وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ
پر آجاؤ اور تم میں سے ایک گروہ (ایسے لوگوں کا بھی) تو ہونا چاہیے جو (لوگوں کو) نیکی کی طرف بلائیں اور اچھے کام کا
بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ
حکم دیں اور بُرے کاموں سے روکیں اور ایسے ہی لوگ (آخرت میں) اپنی دلی مُرادیں پائیں گے اور تم
الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا
کہیں ان لوگوں کے ایسے نہ ہو جانا جو آپس میں پھوٹ ڈال کے بیٹھ رہے اور روشن
مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ
دلیلیں آنے کے بعد بھی ایک منہ ایک زبان اور ایسے ہی لوگوں کے واسطے بڑا (بھاری)
عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۰۵﴾ يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ
عذاب ہے (اس دن سے ڈرو) جس دن کچھ لوگوں کے چہرے تو سفید نورانی ہوں گے

۵۲ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ ہم اہلبیت خدا کی رسّی ہیں سب کو خدا نے مضبوطی سے تھامنے کا حکم دیا ہے دیکھو صوفی محرر تفسیر شلبی ۱۲ ۵۳ زرارہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ ایک دن حضرت علیؑ کے پاس بیٹھے تھے کہ کچھ لوگ اس اثنا میں یہودیوں کے عالم اور جاثلیق نصرانیوں کے عالم کو ساتھ لئے ہوئے حضرت کے پاس آئے آپ نے پہلے اس عالم سے پوچھا تجھے کچھ اس کی بھی خبر ہے کہ حضرت موسیٰؑ کے بعد اُن کی اُمت کے کتنے فرقے ہو گئے وہ بولا کتاب دیکھوں تو عرض کروں آپ نے فرمایا تجھ پر پھٹکار ہو تو کس برتے پر لوگوں کا امام بنا ہوا ہے اگر تیری کتاب جل جائے یا چوری ہو جائے اور پھر تجھ سے کوئی مسئلہ پوچھے تو کیا تو یہی کہے گا کہ کتاب دیکھوں تو بتلا تا علم در سینہ باید نہ در سفینہ اس کے بعد جاثلیق کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا کچھ تجھے خبر ہے کہ حضرت عیسیٰ کے بعد نصاریٰ کے کتنے فرقے ہوئے وہ بولا پینتالیس (۴۵) فرقے آپ نے فرمایا تم جھوٹ تو جھوٹا ہے میں توریت کو اس سے بہتر جانتا ہوں اور انجیل کو تجھ سے بہتر امت موسیٰ کے اکہتر فرقے تھے ستر ناری اور ایک ناجی جس کے بارے میں خدا فرماتا ہے ومن قوم موسیٰ امة یهدون بالحق وبه یعدلون اور امت عیسیٰ کے بہتر فرقے ہوئے اکہتر ناری اور ایک ناجی جس کے بارے میں خدا فرماتا ہے توی اعینهم تفیض من الدمع مما عرفوا من الحق اور مسلمانوں کے تہتر فرقے ہوئے بہتر ناری اور ایک ناجی جس کے بارے میں خدا فرماتا ہے۔ ومن خلقنا امة یهدون بالحق وبه یعدلون اور وہ سیر شیعہ ہیں ۵۴ اسلام سے قبل عرب میں وہ وہ خانہ جنگیاں ہوئیں کہ اللہ کی پناہ چنانچہ اوس و خزرج عرب کے دو قبیلوں کی لڑائی تین سو برس تک قائم رہی مگر اسلام نے ان سب جھگڑوں کو مٹا دیا سب کر کے سبھوں کو باہم شیر و شکر کر دیا۔

وُجُوهٌ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ اَكَفَرْتُمْ

اور کچھ (لوگوں) کے چہرے سیاہ ہیں جن لوگوں کے منہ میں کالک ہوگی (ان سے کہا جائے گا) ہائیں کیوں؟

بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۱۰۶﴾

تم تو ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے تھے اچھا تو (لو اب) اپنے کفر کی سزا میں عذاب (کے مزے)

وَاَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ؕ

چکھو اور جن کے چہرے پر نور برستا ہوگا وہ تو خدا کی رحمت (بہشت) میں ہوں گے (اور) اسی میں

هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ

سدا رہیں (سہیں) گے (اے رسول) یہ خدا کی آیتیں ہیں جو ہم تم کو ٹھیک (ٹھیک) پڑھ کر

بِالْحَقِّ ؕ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ وَلِلّٰهِ مَا

سناتے ہیں اور خدا سارے جہان کے لوگوں سے کسی پر ظلم کرنا نہیں چاہتا اور جو کچھ آسمانوں میں ہے

فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۱۰۹﴾

اور جو کچھ زمین میں ہے (سب) خدا ہی کا ہے اور (آخر) سب کاموں کی رجوع خدا ہی کی طرف ہے

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ

تم کیا اچھے گروہ ہو کہ لوگوں کی ہدایت کیواسطے پیدا کئے گئے ہو تم (لوگوں کو) اچھے کام کا تو حکم کرتے

وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ وَلَوْ اٰمَنَ

ہو اور برے کاموں سے روکتے ہو اور خدا پر ایمان رکھتے ہو اور اگر اہل کتاب بھی اسی طرح ایمان لاتے

اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ

تو ان کے حق میں بہت اچھا ہوتا ان میں سے کچھ ہی تو ایماندار ہیں اور اکثر بدکار

اَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّاۤ اَذًى ؕ وَاِنْ

(مسلمانو) یہ لوگ معمولی اذیت کے سوا تمہیں ہرگز ضرر نہیں پہنچا سکتے اور اگر تم سے

يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۱۱﴾

لڑیں گے تو انہیں تمہاری طرف پیٹھ ہی کرنی پڑیگی اور پھر ان کی کہیں سے مدد بھی نہیں پہنچے گی،

ایمان کے بعد کفر کی سزا

صحیح بخاری اور صحیح بین الصحیحین میں ہے کہ حضرت رسول نے فرمایا کہ قیامت میں کچھ لوگوں کو حوض کوثر سے ہٹا کر کھینچتے جہنم کی طرف لیجائیں گے میں انکو دیکھ کر پہچان لونگا اور فرشتوں سے کہوں گا ان کو دوزخ میں کیوں لئے جاتے ہو اسے یہ تو میرے اصحاب ہیں وہ فرشتے کہیں گے کہ آپ نہیں جانتے کہ ان لوگوں نے آپکے بعد آپکے دین میں کیا کیا نئی باتیں پیدا کیں جب سے آپ ان سے جدا ہوئے یہ لوگ آپ کے دین سے ہمیشہ ایڑیوں پر پھرتے رہے اور مرتد ہو گئے ۱۲ منہ ابن ابی حاتم نے حضرت ابو جعفر سے روایت کی ہے کہ خیر امت سے مراد اہلبیت رسول ہیں۔ دیکھو تفسیر سیوطی جلد دوم صفحہ ۶۴ سطر ۱۴ مطبوعہ مصر ۱۲ منہ

ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ أَيْنَ مَا ثُقِفُوٓا إِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ

اور جہاں کہیں ہتے چڑھے ان پر رسوائی کی مار پڑی مگر خدا کے عہد (یا) اور

اللَّهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَآءُو بِغَضَبٍ مِّنَ اللَّهِ

لوگوں کے عہد کے ذریعہ سے (ان کو کہیں پناہ مل گئی) اور پھر ہیر پھیر کرکے خدا کے غضب

وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ

میں پڑ گئے اور ان پر محتاجی کی مار (الگ) پڑی یہ (کیوں) اس سبب سے کہ وہ خدا کی

بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ الْأَنبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۚ ذَٰلِكَ بِمَا

آیتوں سے انکار کرتے تھے اور پیغمبروں کو (ناحق) قتل کرتے تھے یہ سزا اس کی ہے کہ انہوں

عَصَوا وَّكَانُوا يَعْتَدُونَ ﴿١١٢﴾ لَيْسُوا سَوَآءً ۗ مِنْ أَهْلِ

نے نافرمانی کی اور حد سے گذر گئے تھے اور یہ لوگ بھی سب کے سب یکساں نہیں

الْكِتَابِ أُمَّةٌ قَآئِمَةٌ يَتْلُونَ آيَاتِ اللَّهِ آنَآءَ اللَّيْلِ وَ

ہیں (بلکہ) اہل کتاب سے کچھ لوگ تو ایسے ہیں کہ (خدا کے دین پر) اس طرح ثابت قدم ہیں کہ راتوں کو خدا

هُمْ يَسْجُدُونَ ﴿١١٣﴾ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَ

کی آیتیں پڑھا کرتے ہیں اور وہ برابر سجدے کیا کرتے ہیں خدا اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہیں

يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَيُسَارِعُونَ

اور اچھے کام کا تو حکم کرتے ہیں اور برے کاموں سے روکتے ہیں اور نیک کاموں میں

فِي الْخَيْرَاتِ ۖ وَأُولَٰئِكَ مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿١١٤﴾ وَمَا يَفْعَلُوا

دوڑ پڑتے ہیں اور یہی لوگ تو نیک بندوں سے ہیں۔ اور جو کچھ بھی نیکی کریں گے

مِنْ خَيْرٍ فَلَن يُكْفَرُوهُ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالْمُتَّقِينَ ﴿١١٥﴾ إِنَّ

اس کی ہرگز ناقدری نہ کی جائے گی اور خدا پرہیزگاروں سے خوب واقف ہے بیشک

الَّذِينَ كَفَرُوا لَن تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَآ أَوْلَادُهُم

جن لوگوں نے کفر اختیار کیا خدا (کے عذاب) سے بچانے میں ہرگز نہ ان کے مال ہی کچھ

۱۱۲ یہودیوں سے پانچ سات آدمی جو حق پر تھے مسلمان ہو گئے تھے جن کے سردار عبداللہ بن سلام تھے اسی وجہ سے خداوند عالم ان لوگوں کو ہر جگہ یہودیوں سے الگ کر دیتا ہے ورنہ عام یہودی تو ان تمام صفات سے بالکل خالی ہیں نہ وہ حق پر ہیں نہ خدا کی آیات کی تلاوت کرتے ہیں نہ شب کو سجدہ کرتے ہیں نہ نیکی کا حکم دیتے ہیں نہ بدی سے روکتے ہیں نہ نیک کاموں کی طرف جلدی کرتے ہیں ۱۲

۱۲-۱۲-۱۲-۱۲
۱۲-۱۲-۱۲
۱۲-۱۲
۱۲

مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۱۶﴾

کام آئیں گے نہ ان کی اولاد اور یہی لوگ جہنمی ہیں اور ہمیشہ اسی میں رہیں گے دُنیا کی چند

مَثَلُ مَا يُنْفِقُوْنَ فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيْحٍ

روزہ زندگی میں یہ لوگ جو کچھ (خلاف شرع) خرچ کرتے ہیں اس کی مثل اندھڑ کی مثل ہے جس

فِيْهَا صِرٌّ اَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَاَهْلَكَتْهُ ؕ

میں بہت پالا ہو اور وہ ان لوگوں کے کھیت پر جا پڑے جنہوں نے (کفر کی وجہ سے) اپنی جانوں پر

وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ يٰٓاَيُّهَا

ستم ڈھایا ہو اور پھر پالا اسے مار کے ناس کر دے اور خدا نے ان پر ظلم کچھ نہیں کیا بلکہ انہوں نے آپ اپنے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ

اوپر ظلم کیا اے ایماندارو[۱] اپنے (مومنین کے) سوا غیروں کو اپنا رازدار نہ بناؤ کیونکہ یہ غیر لوگ تمہاری بربادی

خَبَالًا ؕ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۖۚ

میں کچھ کسر اٹھا نہیں رکھیں گے (بلکہ) جتنا تم زیادہ تکلیف میں پڑو گے اتنا ہی یہ لوگ خوش ہونگے دشمنی تو انکے منہ

وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ؕ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ

سے ٹپکتی پڑتی ہے اور جو بغض و حسد انکے دلوں میں بھرا ہے وہ کہیں اس سے بڑھکر ہے ہم نے تم سے اپنے احکام

تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ هٰٓاَنْتُمْ اُولَآءِ تُحِبُّوْنَهُمْ وَلَا يُحِبُّوْنَكُمْ وَ

صاف صاف بیان کر دیئے ہیں اگر تم سمجھ رکھتے ہو اے لوگو تم ایسے سیدھے ہو کہ تم تو ان سے الفت رکھتے ہو اور وہ تمہیں

تُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ ۚ وَاِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۖۚ

ذرا بھی نہیں چاہتے اور تم تو پوری کتاب (خدا) پر ایمان رکھتے ہو اور وہ (ایسے نہیں ہیں مگر جب تم سے ملتے

وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ؕ

ہیں تو کہنے لگتے ہیں کہ ہم بھی ایمان لائے اور جب اکیلے ہوتے ہیں تو تم پر غصہ کے مارے انگلیاں[۲] کاٹتے

قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۱۹﴾

ہیں (اے رسول) تم کہو کہ (کاٹتا کیا) تم اپنے غصے (میں) جل مرو جو باتیں تمہارے دلوں میں ہیں

[۱] خلاف شرع خرچ

[۲] ان آیتوں میں خداوند عالم نے مسلمانوں کی خیر خواہانہ فہمائش کی ہے اور تمدن کا ایک بڑا عمدہ سبق دیا ہے کہ جب ان کفار کی تمہارے ساتھ یہ حالت ہے کہ ہر طرح تمہارے نقصان کے خواہاں ہیں اور کسی وقت تمہاری بدخواہی سے نہیں چوکتے تو تمہیں کیا پڑی ہے کہ تم ان میں خواہ مخواہ قصے پھرو اور اپنا دوست بناؤ اور وہ اسی پر ہے میں تم پر وار پر وار کرتے جائیں۔ ۱۲ "انامل" کے اصلی معنی پوروں کے ہیں مگر چونکہ اردو محاورہ میں پوروں کا کاٹنا نہیں بولتے اور غصہ میں انگلیاں کاٹنا بولتے ہیں اس وجہ سے یہ ترجمہ کیا گیا۔ ۱۲

۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲
۱۲ - ۱۲ - ۱۲
۱۲ - ۱۲
۱۲

اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ
بیشک خدا ضرور جانتا ہے (ایماندارو) اگر تمکو بھلائی چھو بھی گئی تو انکو بُرا معلوم ہوتا ہے اور جب تمپر کوئی بھی
يَّفْرَحُوْا بِهَا ؕ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ
مصیبت پڑتی ہے تو وہ خوش ہوجاتے ہیں اور اگر تم صبر کرو اور پرہیزگاری اختیار کرو تو انکا فریب تمہیں
شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿۱۲۰﴾ وَاِذْ غَدَوْتَ
کچھ بھی ضرر نہ پہنچائیگا کیونکہ خدا تو ان کی کارستانیوں پر حاوی ہے۔ اور (اے رسول) ایک وقت وہ بھی تھا جب
مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ؕ وَ
تم اپنے بال بچوں سے تڑکے ہی نکل کھڑے ہوئے اور مومنین کو لڑائی کے مورچوں پر بٹھا رہے تھے۔ اور
اللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۲۱﴾ اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ
خدا سب کچھ جانتا ہے یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب تم میں سے دو گروہوں[۱] نے ٹھان لیا تھا کہ
تَفْشَلَا ۙ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲۲﴾
پسپائی کریں اور پھر سنبھل گئے (کیونکہ خدا تو انکا سرپرست تھا اور مومنین کو خدا ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیئے
وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ
یقیناً خدا نے جنگ بدر میں تمہاری مدد کی باوجودیکہ تم دشمن کے مقابلہ میں بالکل بے حقیقت تھے
لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ
(پھر بھی خدا نے فتح دی) پس تم خدا سے ڈرتے رہو تاکہ (اسکے) شکرگذار بنو (اے رسول) اس وقت تم مومنین
يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ
سے کہہ رہے تھے کہ کیا تمہارے لئے کافی نہیں ہے کہ تمہارا پروردگار تین[۲] ہزار فرشتے آسمان سے بھیج کر
الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ ﴿۱۲۴﴾ بَلٰٓى ۙ اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا
تمہاری مدد کرے ہاں (ضرور کافی ہے) بلکہ اگر تم ثابت قدم رہو اور (رسول کی مخالفت سے) بچو اور کفار اپنے
وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ
(جوش میں) ابھی تم پر چڑھ بھی آئیں تو تمہارا پروردگار ایسے پانچ ہزار فرشتوں

[۱] جنگ بدر کی شکست فاش سے کفار قریش کے دل میں بغض و حسد کی آگ بھڑکا دی تھی حتیٰ کہ ابوسفیان نے قسم کھا لیا کہ اپنی عورتوں کو رونے نہ دو کیونکہ آنسو نکلنے سے ان کا رنج کم ہو جائیگا غرض ابوسفیان تین ہزار سوار دو ہزار پیادے اور اپنی عورتیں ہمراہ لیکر مکہ سے نکلا اور مدینہ سے دو کوس کے فاصلہ پر کوہ اُحد کے دامن میں خیمہ زن ہوا جب حضرت رسول کو یہ خبر معلوم ہوئی تو آپ نے اصحاب سے مشورہ کیا عبداللہ بن ابی جو منافقوں کا سردار تھا بولا کہ ہمیں اپنے شہر سے نکلنا نہ چاہیئے مگر سعد بن معاذ نے اسکی مخالفت کی اور آخر انہیں کی رائے غالب رہی غرض جب اہل اسلام بقصد جنگ باہر نکلے تو تین سو منافقین کچھ دور جا کر پلٹ آئے بلکہ انصار کے مشہور دو قبیلوں بنو سلمہ اور بنو حارثہ کو بھی اپنے ساتھ پلٹانا چاہا اور یہ لوگ بھی کچھ آمادہ ہو چلے تھے مگر توفیق خدا شامل حال ہوئی اور اپنی جگہ ثابت قدم رہے انہیں کی طرف خدا نے اس آیت میں اشارہ کیا ہے ۱۲ منہ

[۲] تذکرہ تو تھا جنگ اُحد کا مگر چونکہ خدا نے جنگ بدر کا قصہ اسلئے چھیڑ دیا تاکہ مسلمان قوی دل اور دلیر ہو کر لڑیں اور کفار کو تہ تیغ کریں کیونکہ جنگ بدر میں باوجودیکہ یہ لوگ بالکل بے سروسامان اور چند آدمی تھے مگر اسپر بھی خدا نے فرشتوں کے ذریعے سے ان کی مدد کی اور انکو فتیاں فتح اور کفار کو شکست فاش ہوئی کہ ستر آدمی مارے گئے اور ستر قیدی بنے باقی مکہ کو بھاگے اور یہاں تو پورے سامان سے اہل اسلام مقابلہ کو نکلے تھے اس کے علاوہ گویا اپنے گھر میں تھے مگر اس پر بھی خدا نے وعدہ کر لیا تھا کہ اگر تم ثابت قدم رہو گے تو پھر خدا فرشتوں کو تمہاری کمک کے لئے بھیجے گا مگر افسوس کہ ظاہری مسلمانوں نے اس کا خیال نہ کیا آخر اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ نبی بنائی لڑائی بگڑ گئی اور لینے کے دینے پڑے پھر خدا نے مدد کی اور سچے ایماندار ظاہری مسلمانوں سے الگ ہو گئے اور کھرے کھوٹے خوب پرکھے گئے

بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَمَا جَعَلَهُ
سے تمہاری مدد کریگا جو نشان جنگ لگائے ہوئے ڈٹے ہوں گے اور خدا نے یہ (امداد) صرف تمہاری
اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ ۚ وَمَا
خوشی کے لئے کی ہے اور تاکہ اس سے تمہارے دل کو ڈھارس ہو اور (یہ تو ظاہر ہے) کہ مدد جب
النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۱۲۶﴾ لِيَقْطَعَ
ہوتی ہے تو خدا ہی کی طرف سے جو سب پر غالب اور حکمت والا ہے (اور یہ مدد کی بھی تو) اس لئے کہ
طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا
کافروں کے ایک گروہ کو کم کر دے یا ایسا چوپٹ کر دے کہ (اپنا سا منہ لے کر) نامراد اپنے گھر
خَآئِبِيْنَ ﴿۱۲۷﴾ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ
واپس چلے جائیں (اے رسول) تمہارا تو اس میں کچھ بس نہیں چاہے خدا ان کی توبہ قبول کرے یا ان
عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۲۸﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي
کی سزا کرے کیونکہ وہ ظالم تو ضرور ہیں اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ
السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَ
زمین میں ہے سب خدا ہی کا ہے جس کو چاہے بخش دے اور جس
يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲۹﴾
کو چاہے سزا کرے اور خدا بڑا مہربان بخشنے والا ہے۔
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا
اے ایمان دارو سود لہ دونا دون کھاتے نہ چلے جاؤ اور خدا سے
مُّضٰعَفَةً ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۳۰﴾ وَاتَّقُوا
ڈرو کہ تم چھٹکارا پاؤ اور جہنم کی
النَّارَ الَّتِيْٓ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ
آگ سے ڈرو جو کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے اور خدا

لہ سود اگرچہ مطلقاً حرام ہے مگر چونکہ وہ لوگ اور اب بھی سود در سود لیتے ہیں اور یہ بہت بڑا گناہ ہے اس لئے اس کو الگ منع فرمایا۔ ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

سورۃ کی ملائمت

وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝۱۳۲ وَسَارِعُوْٓا اِلٰى

اور رسولؐ کی فرمانبرداری کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے ۔ اور اپنے پروردگار کے (سبب) بخشش

مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَ

اور جنت کی طرف دوڑ پڑو جس کی وسعت سارے آسمان وزمین کے برابر ہے اور

الْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝۱۳۳ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ

ان پرہیزگاروں کے لئے مہیا کی گئی ہے جو خوشحالی اور کھٹن کے وقت میں بھی

فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَ

(خدا کی راہ پر) خرچ کرتے ہیں اور غصہ کو روکتے ہیں اور لوگوں کی خطا سے درگذر کرتے

الْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝۱۳۴

ہیں ۔ اور نیکی کرنے والوں سے خدا اُلفت رکھتا ہے ۔ اور لوگ جب (اتفاقاً)

وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ

کوئی بدکاری کر بیٹھتے ہیں یا آپ اپنے اُوپر ظلم کرتے ہیں تو خدا کو یاد کرتے ہیں اور

ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۡ وَمَنْ يَّغْفِرُ

اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں ۔ اور خدا کے سوا گناہوں کا بخشنے والا اور

الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۣ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰي مَا فَعَلُوْا وَ

ہے کون ۔ اور جو (قصور) وُہ (ناگہانی) کر بیٹھے تو دیدہ ودانستہ اس پر ہٹ نہیں

هُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝۱۳۵ اُولٰۗىِٕكَ جَزَاۗؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ

کرتے ۔ ایسے ہی لوگوں کی جزا ان کے پروردگار کی طرف سے بخشش ہے

رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ

اور وُہ باغات ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں کہ وُہ ان میں ہمیشہ رہیں گے

فِيْهَا ۭ وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝۱۳۶ قَدْ خَلَتْ مِنْ

اور اچھے چلن والوں کی (بھی) کیا خوب (کھری) مزدوری ہے ۔ تم سے پہلے بہتیرے واقعات

ف۱ تفاسیر اہل سنت میں ہے کہ ایک مرتبہ امام حسن علیہ السلام اشراف عرب کے ساتھ دستر خوان پر بیٹھے کھانا کھا رہے تھے اسی اثنا میں آپ کا غلام سالن کا پیالہ لئے ہوئے آیا اور آپ کے عرب سے اس کا پاؤں ٹھوکر کھا گیا حتی کہ وہ لب فرش گر پڑا اور پیالہ سالن کے آپ کے چہرہ اور سر پر گرا حضرت نے اس کی طرف دیکھا وہ متحیر ہو کر رہ گیا اور فقرہ اس کی زبان پر الفاظ میں لفظ جاری ہوا۔ آپ نے فرمایا میں نے اپنا غصہ دور کر دیا۔ اس نے فوراً والعافین عن الناس کی تلاوت کی آپ نے فرمایا میں نے معاف کیا اس نے عرض کی واللہ یحب المحسنین آپ نے فرمایا میں نے تجھے راہ خدا میں آزاد کیا۔ اور بعض کتب میں امام حسین اور امام زین العابدین علیہما السلام کے بارے میں اس قسم کے واقعات لکھے ہیں ۱۲ ف۲ ابن مسعود نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ اصحاب رسولؐ باہم یہ تذکرہ کر رہے تھے کہ بنی اسرائیل ہم سے افضل تھے کیونکہ جب وُہ گناہ کرتے تھے تو ان کے دروازے پر لکھا جاتا تھا اور وُہ اپنے ناک کان کا کفارہ دے کر گناہ سے پاک ہو جاتے تھے اور پھر آئندہ گناہ نہ کرتے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی مطلب یہ ہے کہ تم بنی اسرائیل سے میرے نزدیک زیادہ افضل ہو کہ تمہاری توبہ ہی کفارہ کے واسطے کافی ہے ۱۲ ف۳ ایک مرتبہ معاذ بن جبل روتے

(باقی حاشیہ صفحہ ۱۰۶ پر)

قَبْلِكُمْ سُنَنٌ ۙ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ
گزر چکے ہیں پس ذرا روئے زمین پر چل پھر کر دیکھو تو کہ (اپنے اپنے وقت کے پیغمبروں
كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝١٣٧ هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَ
کو) جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا۔ یہ (جو ہم نے کہا) عام لوگوں کیلئے تو صرف
هُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝١٣٨ وَلَا تَهِنُوْا وَلَا
بیان (واقعہ) ہے (مگر) اور پرہیزگاروں کیلئے ہدایت و نصیحت ہے۔ اور (مسلمانو) کاہلی نہ کرو
تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝١٣٩
اور (اس اتفاقی شکست احد سے) کڑھو نہیں (کیونکہ) اگر تم سچے مومن ہو تو تم ہی غالب اور طاقتور رہو گے
اِنْ يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ
اگر (جنگ احد میں) تم کو زخم لگا ہے تو اسی طرح (بدر میں) تمہارے فریق (کفار) کو زخم لگ چکا
مِّثْلُهٗ ۭ وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ۚ
ہے۔ (اس پر ان کی ہمت تو نہ ٹوٹی) یہ اتفاقات زمانہ ہیں جو ہم لوگوں کے درمیان باری باری
وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ
الٹ پھیر کیا کرتے ہیں اور (یہ اتفاقی شکست اس لئے تھی) تاکہ خدا سچے ایمانداروں کو (ظاہری)
شُهَدَاۗءَ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۝١٤٠ وَلِيُمَحِّصَ
مسلمانوں سے الگ دیکھ لے اور تم سے بعض کو درجہ شہادت پر فائز کرے اور خدا (حکم رسول سے) سرتابی
اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ ۝١٤١ اَمْ
کرنیوالوں کو دوست نہیں رکھتا اور یہ (بھی منظور تھا) کہ سچے ایمانداروں کو ثابت قدمی کی وجہ سے) نرا کھرا الگ
حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ
کرلے اور نافرمانوں (بھاگنے والوں) کو ملیامیٹ کردے (مسلمانو) کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ سب کے سب بہشت میں
الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ۝١٤٢
چلے ہی جاؤ گے؟ اور کیا خدا نے ابھی تک تم میں سے ان لوگوں کو بھی نہیں پہچانا جنہوں نے جہاد کیا اور نہ ثابت قدم



(بقیہ حاشیہ ص۱۰۵)

ہوئے حضرت رسول کے پاس آئے اور عرض کرنے لگے کہ ایک نوجوان خوبصورت دروازہ پر کھڑا روتا ہے اور اذن حضوری چاہتا ہے غرض وہ حاضر ہوا اور سلام کیا آپ نے جواب سلام دیکر رونے کا سبب پوچھا اس نے عرض کی میں نے ایسا گناہ کیا ہے کہ اگر اسمیں سے تھوڑے سے کا بھی خدا مواخذہ کرے تو جہنم کے سوا کہیں ٹھکانا نہ ہو۔ آپ نے پوچھا کیا تو نے شرک کیا ہے اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تب خدا بخش دے گا اگرچہ گناہ مثل پہاڑ کے ہو کہنے لگا میرا گناہ اس سے بھی بڑا ہے آپ بولے خدا غفور رحیم ہے اگرچہ تیرا گناہ ساتوں زمین و ہدایت اور درختوں کے برابر ہو۔ وہ بولا میرے گناہ اس سے بھی بڑے ہیں۔ آپ نے فرمایا خدا غفار ہے اگرچہ تیرے گناہ سارے آسمان ستارے عرش اور کرسی کے برابر ہوں وہ بولا میرے گناہ اس سے بھی بڑے ہیں آپ نے غصہ ہو کر فرمایا کیا تیرا گناہ خدا سے بھی بڑا ہے یہ سنکر وہ سجدے میں گر پڑا اور کہنے لگا کہ خدا سب سے بڑا ہے۔ غرض وہ کہنے لگا یا حضرت سات برس سے میں نے مُردہ کا کفن چرانے کا گویا پیشہ کر لیا تھا ایک مرتبہ انصار میں سے ایک شخص کی لڑکی مر گئی میں نے اسی شب کو اس کی لاش قبر سے باہر نکالی اور اس کا کفن لیکر اس کو برہنہ چھوڑ کر چند قدم چلا ہی تھا کہ شیطان نے مجھے بہکایا اور میں نے اس کے حسن و جمال اور عنفوان شباب کو دیکھ کر اس کے ساتھ زنا کیا جب وہاں سے چلا تو وہ عورت بقدرت خدا گویا ہوئی اے بدبخت والے ہو تجھ پر تو مجھے مُردوں کے مجمع میں برہنہ چھوڑ کر چلا اب میں قیامت میں اسی طرح ناپاک اٹھونگی اور تو جہنم میں جائیگا یہ سنتے ہی آپ نے فرمایا تو دور ہو جا ایسا نہ ہو میں بھی تیرے ساتھ جل جاؤں یہ سنکر وہ روتا ہوا نکلا اور چمڑے کا کپڑا پہن اپنے ہاتھوں کو گردن میں باندھ کر جنگل میں چلا گیا اور رو رو کر اپنی حالت بیان کرتا تھا اور اس طرح سے روتا تھا کہ چرند پرند روتے تھے جب اسی حالت میں چالیس دن گزرے تو اس نے عرض کی خداوندا اگر تو نے میری توبہ قبول فرمائی تو اپنے نبی پر وحی فرما کر مجھے فضیحت سے نجات ہو ورنہ مجھے دنیا ہی

(بقیہ حاشیہ ص۱۰۷ پر دیکھیں)

وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ

رہنے والوں ہی کو پہچانا؟ اور تم تو موت کے آنے سے پہلے (لڑائی میں) مرنے کی تمنا کرتے تھے پس اب تو تم نے اسکو

فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۱۴۳﴾ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا

اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا اور تم (اب بھی) دیکھ رہے ہو۔ (پھر لڑائی سے کیوں جی چراتے ہو)۔ اور محمد (صلے اللہ علیہ

رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۭ اَفَاۗىِٕنْ مَّاتَ

وآلہ وسلم) تو صرف رسول ہیں (خدا نہیں) ان سے پہلے اور بھی بہتیرے پیغمبر گزر چکے ہیں پھر کیا اگر (محمد) اپنی موت

اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓي اَعْقَابِكُمْ ۭ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰي

سے مر جائیں یا مارے ڈالے جائیں تو تم الٹے پاؤں (اپنے کفر کی طرف) پلٹ جاؤ گے؟ اور جو الٹے پاؤں پھریگا (بھی)

عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـــًٔا ۭ وَسَيَجْزِي اللّٰهُ

تو سمجھ لو کہ (ہرگز خدا کا کچھ بھی نہ بگاڑے گا۔ اور عنقریب خدا کا شکر کرنے والوں کو اچھا بدلہ دے گا۔

الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۴﴾ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا

اور بغیر حکم خدا کے تو کوئی شخص مر ہی نہیں سکتا وقت معین تک ہر ایک کی موت

بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ۭ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا

لکھی ہوئی ہے۔ اور جو شخص (اپنے کیئے کا بدلہ دُنیا میں چاہے تو ہم اسکو اس میں سے دے دیتے

نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۭ

ہیں۔ اور جو شخص آخرت کا بدلہ چاہے اُسے اسی میں سے دیں گے اور (نعمتِ ایمان کے شکر

وَسَنَجْزِي الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۵﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ

کرنے والوں کو بہت جلد جزائے خیر دیں گے۔ اور (مسلمانو کچھ تم ہی نہیں) ایسے پیغمبر بہت سے گزر

قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوْا لِمَآ

چکے ہیں جن کے ساتھ بہتیرے اللہ والوں نے (راہِ خدا میں) جہاد کیا اور پھر انکو خدا کی راہ میں جو جو

اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا

مصیبت پڑی ہے نہ تو انہوں نے ہمت ہاری اور نہ بودا پن کیا اور نہ

ع ۱۴ ۱۵

(بقیہ صفحہ ۱۰۶) میں آگ سے جلا کر خاک کر دے

اس کے بعد یہ آیت وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً نازل ہوئی اس کے بعد حضرت رسولؐ خود اسکے پاس تشریف لے گئے اور اس کو نجات کی خوشخبری دی اور فرمایا کہ گناہ کا تدارک یوں کیا جاتا ہے۔ ۱۲ (حاشیہ صفحہ ہذا)

۱؎ جنگ بدر کے بعد جب مسلمانوں نے شہادت کے درجے اور اس کے فضائل حضرت رسولؐ سے سُنے تو بڑی تمنا بھرے لہجہ میں باہم کہتے تھے کہ کاش ہم بھی کسی جنگ میں خدا کی راہ میں اپنی جان دیدیتے اور شہید ہوتے مگر کہنے اور کرنے میں تو ہمیشہ فرق ہوا ہی کرتا ہے خصوصاً جب جان کا سودا ہو چنانچہ جب حضرت رسولؐ نے تین یا پانچ ہزار کفار کے مقابلہ میں اپنے سات سو آدمیوں کی صف آراستہ کی تو مسلمانوں نے آخر میں وہ حرکت کی کہ آخر شیطان نے پکار دیا کہ محمدؐ قتل ہو گئے (معاذ اللہ) اور یہ خبر شدہ شدہ مدینہ تک پہنچی اور جناب سیدہؑ مضطربانہ روتی اُحد تک پہنچیں آخر وقت میں تو حضرت علیؑ کے سوا ایک آدمی بھی آپؐ کی مدد کو دیکھنے میں نہ آتا تھا حضرت علیؑ بھی لڑتے لڑتے تین مرتبہ گھوڑے سے گرے اور ہر دفعہ جبرئیل نے آکر سنبھالا کیا۔ ان ہی باتوں کی طرف اشارہ کر کے خدا نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

اسْتَكَانُوْا ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ۝۱۴۶ وَمَا كَانَ

(دشمن کے سامنے) گڑگڑانے لگے اور ثابت قدم رہنے والوں سے خدا الفت رکھتا ہے۔ اور (لطف یہ ہے کہ)

قَوْلَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ

انکا قول اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ دعائیں مانگنے لگے کہ اے ہمارے پالنے والے ہمارے گناہ اور اپنے کاموں

اِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا

میں ہماری زیادتیاں معاف فرما اور دشمنوں کے مقابلہ میں ہم کو ثابت قدم رکھ۔ اور کافروں

عَلَي الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝۱۴۷ فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا

کے گروہ پر ہم کو فتح دے۔ تو خدا نے ان کو دنیا میں بدلہ (دیا) اور آخرت میں

وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝۱۴۸

اچھا بدلہ عنایت فرمایا۔ اور خدا نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا (ہی) ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اے ایماندارو اگر تم لوگوں نے کافروں کی پیروی کرلی تو (یاد رکھو کہ) وہ تم کو الٹے

يَرُدُّوْكُمْ عَلٰٓي اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ۝۱۴۹

پاؤں (کفر کی طرف) پھیر کر لے جائیں گے پھر الٹے تم ہی گھاٹے میں آجاؤ گے۔ (تم کسی

بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ۝۱۵۰

کی مدد کے محتاج نہیں) بلکہ خدا تمہارا سرپرست ہے اور وہ سب مددگاروں سے بہتر ہے۔

سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَآ

(تم گھبراؤ نہیں) ہم عنقریب تمہارا رعب[1] کافروں کے دلوں میں جما دینگے اس لئے کہ ان

اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا ۚ وَمَاْوٰىهُمُ

لوگوں نے خدا کا شریک بنایا (بھی تو) اس چیز (بت) کو جسے خدا نے کسی قسم کی حکومت نہیں دی۔

النَّارُ ۭ وَبِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ ۝۱۵۱ وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ

اور (آخرکار) ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور ظالموں کا (بھی کیا) برا ٹھکانا ہے۔ اور بیشک خدا نے

[1] جب حضرت علیؑ کی تلوار ذوالفقار سے ابوسفیان کے دانت کھٹے ہوگئے اور بادجودیکہ وہ تنہا تھے مگر ان کفار کی جم غفیر کو سوا بھاگنے کے کوئی چارہ نہ ہوا اور ابوسفیان نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مکہ کی راہ لی تو کچھ دور جاکر اپنے ہمراہیوں سے کہنے لگا کہ ہم لوگوں نے غلطی کی کہ احد سے بھاگ آئے اس وقت مسلمان ایک تو مدد سے چند اُس پر ادھر ادھر متفرق پریشان اُس پر زخمی چلو اب بھی ہم لوگ ہجوم کرکے مدینہ پر حملہ آور ہوں اور سب کو تہ تیغ کردیں۔ مگر ایک علی کی تلوار کی دھاک ان کے دلوں میں وہ مضبوط جگہ پکڑ چکی تھی کہ سب کی ہمت پست ہوگئی اور کسی نے ابوسفیان کی دلسازی نہ کی۔ اسی طرف اشارہ کرکے خدا نے یہ آیت نازل فرمائی۔

اللّٰهُ وَعْدَهٗۤ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ حَتّٰۤى اِذَا فَشِلْتُمْ

(جنگ اُحد میں بھی) اپنا (فتح کا) وعدہ[1] سچا کر دکھایا جب تم اس کے حکم سے (پہلے ہی حملہ میں ان

وَتَنَازَعْتُمْ فِى الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَاۤ

(کفار) کو خوب قتل کر رہے تھے یہاں تک کہ تمہارے پسند کی چیز (فتح) تمہیں دکھا دی اس کے بعد بھی تم نے

اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ؕ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَ

(مالِ غنیمت دیکھ کر) بزدلی کی اور حکمِ رسول (مورچہ پر جمے رہنے) میں باہم جھگڑا کیا اور (رسول کی) نافرمانی کی۔

مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ

تم میں سے کچھ تو طالبِ دُنیا ہیں (کہ مالِ غنیمت کی طرف جھک پڑے) اور کچھ طالبِ آخرت[2] (کہ رسول کے پاس اپنی

لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ؕ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى

جان فدا کر دی) پھر (بزدلی پن نے) تمہیں ان (کفار) کی طرف سے پھیر دیا اور تم بھاگ کھڑے ہوئے۔ اس سے خدا کو

الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۱۵۲ اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰۤى اَحَدٍ

تمہارا (ایمان اخلاص) آزمانا منظور تھا اور (اس پر بھی) خدا نے تم سے درگزر کی اور خدا مومنین پر بڑا فضل و کرم کرنے والا

وَّالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِىْۤ اُخْرٰىكُمْ فَاَثَابَكُمْ غَمًّۢا

ہے۔ (مسلمانو تم اس وقت کو یاد کرکے شرماؤ) جب تم (بدحواس) بھاگے پہاڑ پر چڑھے چلے جاتے تھے اور باوجودیکہ رسول

بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَاۤ اَصَابَكُمْ ؕ

تمہارے پیچھے (کھڑے) تم کو بلا رہے تھے مگر تم (جان کے خوف سے) کسی کو مڑ کے بھی نہ دیکھتے تھے پس چونکہ تم نے رسول کو آزردہ

وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝۱۵۳ ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ

کیا) خدا نے بھی تمکو (اس رنج کی سزا میں) شکست کا رنج دیا تاکہ جب کبھی تمہاری کوئی چیز ہاتھ سے جاتی رہے یا کوئی مصیبت

بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً مِّنْكُمْ ۙ وَ

پڑے تو تم رنج نہ کرو اور صبر کرنا سیکھو اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے خبردار ہے پھر خدا نے اس رنج کے بعد تم پر اطمینان کی حالت طاری کی

طَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ

کہ تم میں سے ایک گروہ کو (جو سچے ایماندار تھے) خوب گہری نیند آگئی اور ایک گروہ جن کو اس وقت بھی بھاگنے کی شرم سے جان کے لالے

---

[1] جب اصحاب رسول افتاں خیزاں رسول کو تنہا چھوڑ اپنی جان بچا کر بھاگتے ہوئے مدینہ پہنچے تو باہم کہنے لگے کہ ہم سے تو خدا اور رسول نے فتح کا وعدہ کیا تھا شکست آخر کیوں ہوئی اس کے جواب میں خدا نے یہ آیت نازل کی اور سمجھا دیا کہ اگر تم صبر اور رسول کی تابعداری کرتے تو تم کو فتح ہوتی اسی وجہ سے جب تک تم صبر کئے رہے تمہاری فتح ہی فتح تھی جب تم نے رسول کی مخالفت کی تو تم کو شکست ہوئی پھر تمہارے بھاگنے کے بعد بھی جو ثابت قدم رہا اس کی آخر فتح ہوئی کہ تم کو کمزور کر کے الگ ہو گئے۔ ۱۲ منہ

[2] جنگ اُحد میں رسول اللہ نے عبداللہ بن جبیر کو پچاس جوانوں کا افسر بنا کے ایک گھاٹی پر متعین فرمایا تھا اور تاکید کر دی تھی کہ خواہ لشکر اسلام کو فتح ہو یا شکست مگر تم اپنی جگہ سے نہ ہٹنا اور جب دونوں لشکروں کا مقابلہ ہوا اور فوج اسلام کو گویا فتح نمایاں حاصل ہوئی ادھر ابوسفیان پر انصار حملہ آور ہوئے اور کفار کو پسپا کر دیا ادھر ابن جبیر نے تیر باراں کر کے بھگایا بس پھر کیا تھا فوج اسلام پوری مال غنیمت پر جھک پڑی اب ابن جبیر کے ساتھیوں میں کہاں تاب تھی سو میں پانی بھر آیا پھر چند ابن جبیر نے روکا رسول اللہ کا قول یاد دلایا، مگر یہ کا ہے کو سننے والے تھے غرض سات یا بارہ آدمیوں کے سوا سب چلے گئے آخر خالد بن ولید و عکرمہ اپنی فوج کے ساتھ بھاگتے ہوئے موقع کو خالی پا کر ابن جبیر کے مقابل ہوئے اور مختصر سی جنگ کے بعد ابن جبیر اپنے مٹھی بھر ساتھیوں کے ساتھ شہید ہوئے اور پوری فوج کفار اہل اسلام پر پشت کی طرف سے حملہ آور ہوئی حتی کہ فوج اسلام کے قدم اکھڑ گئے اور چند جانثاروں کے سوا سب نے راہ فرار اختیار کی آخر حضرت حمزہؓ وغیرہ نے شہادت پائی اور حضرت رسول کے دندان مبارک زخمی ہوئے اس وقت حضرت علیؓ ابوطلحہؓ بی بی نسیبہ اور اسکے شوہر اور انکے دونوں بیٹے عبداللہ و عمارہ کے سوا سب چل پھٹ ہوئے اور رسول اللہ پیچھے کھڑے بلاتے ہی رہ گئے غرض یہ لوگ بھی شہید ہوتے اور بیچاری نسیبہ بھی بہت زخمی ہوئی آخر حضرت علیؓ کے سر رسول اللہ کی جھولی جانثاری کو کوئی باقی نہ رہا حضرت جبرئیل نے حال دیکھ کر عرض کی یا رسول اللہ اس کو ہمدردی کہتے ہیں حضرت نے فرمایا کیوں نہ ہو انہ منی وانا منہ یہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں، حضرت جبرئیل نے فرمایا (بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۱۰ پر دیکھیں)

ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُولُونَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْأَمْرِ مِنْ

پڑے تھے خدا کیساتھ (خواہ مخواہ) زمانہ جاہلیت کی ایسی بدگمانیاں کرنے لگے (اور) کہنے لگے بھلا کیا ہمارا (فتح) کچھ بھی ہمارے اختیار

شَيْءٍ ۗ قُلْ إِنَّ الْأَمْرَ كُلَّهُ لِلَّهِ ۗ يُخْفُونَ فِي

میں ہے؟ (اے رسول) کہدو ہر امر کا اختیار خدا ہی کو ہے زبان سے تو کہتے ہی ہیں نہیں (یہ اپنے دلوں میں ایسی باتیں

أَنفُسِهِم مَّا لَا يُبْدُونَ لَكَ ۗ يَقُولُونَ لَوْ كَانَ لَنَا

چھپائے ہوئے ہیں جو تم سے ظاہر نہیں کرتے (اب سنو) کہتے ہیں کہ اس امر (فتح) میں اگر ہمارا کچھ بھی

مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هَٰهُنَا ۗ قُل لَّوْ كُنتُمْ

اختیار ہوتا تو ہم یہاں مارے ہی نہ جاتے (اے رسول ان سے) کہدو کہ تم اگر اپنے گھروں میں

فِي بُيُوتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلَىٰ

بھی رہتے تو جن کی تقدیر میں لڑکے مر جانا لکھا تھا وہ (اپنے گھروں سے) نکل نکل کے اپنے

مَضَاجِعِهِمْ ۖ وَلِيَبْتَلِيَ اللَّهُ مَا فِي صُدُورِكُمْ

مرنے کی جگہ ضرور آجاتے اور (یہ اس واسطے کیا گیا تاکہ جو کچھ تمہارے دل میں ہے خدا اس کا

وَلِيُمَحِّصَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ

امتحان کرلے (اور لوگ دیکھ لیں) اور تاکہ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے صاف کردے اور خدا تو دلوں کا

الصُّدُورِ ﴿١٥٤﴾ إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا مِنكُمْ يَوْمَ

راز خوب جانتا ہے۔ بیشک جس دن (جنگ احد میں) دو جماعتیں آپس میں گتھ گئیں اس دن جو لوگ تم (مسلمانوں)

الْتَقَى الْجَمْعَانِ ۚ إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ

میں سے بھاگ کھڑے ہوئے (اس کی وجہ یہ تھی کہ) ان کے بعض گناہوں (مخالفت رسول) کی وجہ سے شیطان

بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا ۖ وَلَقَدْ عَفَا اللَّهُ عَنْهُمْ ۗ إِنَّ

نے بہکا کے ان کے پاؤں اکھاڑ دیئے اور (اسی وقت تو) خدا نے ضرور ان سے درگزر کی۔ بیشک خدا

اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ﴿١٥٥﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا

بڑا بخشنے والا بردبار ہے۔ اے ایماندارو ان لوگوں کے ایسے نہ بنو جو کافر ہو گئے اور جو



(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰۹) وانا منکما اور آپ دونوں میں سے ہوں اس وقت یہ آواز غیب آئی لا سیف الا ذوالفقار ولا فتی الا علی دیکھو تاریخ طبری ج ۳ صفحہ ۱۰، سطر ۱۹، مطبوعہ مصر۔

۵۳ یہ علم اخلاق کا ایک بہت بڑا گر ہے جسے خداوند عالم نے تعلیم فرمایا ہے۔ ۱۲ (حاشیہ صفحہ ۱۰۹)

۵۴ اس جنگ میں لشکر اسلام کے علمبردار حضرت علیؑ تھے اور کفار کا طلحہ بن ابو طلحہ داری سب سے پہلے ان ہی دونوں میں مڈبھیڑ ہوئی حضرت علیؑ نے ایک ہی وار میں اس کو واصل جہنم کیا اس کے بعد ابو سعید بن ابو طلحہ نے علم اٹھایا اس کو بھی آپ نے قتل کیا اس کے بعد باری باری نو آدمیوں نے اسے اٹھایا اور آپ کے ہاتھ سے فی النار ہوئے آخر صواب نامی ایک حبشی غلام نے ہمت کی اور آپ کے سامنے آیا اور علمبرداری کے عہدہ پر فائز ہوا آخر وہ بھی ٹھنڈا ہو گیا تب ایک عورت عمرہ بنت علقمہ نے اس نشان کو بلند کیا اور ایک طرف انصار نے قریش پر حملہ کر دیا اس کے بعد پھر سب کے سب مہاجر و انصار بھاگتے نظر آئے۔ ایک طرف حضرت امیر حمزہؓ نے کشتوں کے پشتے لگا دیئے تھے۔ اتنے میں ہندہ زوجہ ابو سفیان نے ایک حبشی غلام کو اپنے وصل کے وعدہ پر ابھارا کہ تو محمدؐ یا علیؑ یا حمزہؓ کا سر کاٹ لا۔ وہ بولا محمدؐ تک تو میری رسائی نہیں ہو سکتی اور علیؑ سے خوف معلوم ہوتا ہے مگر حمزہؓ کو قتل کرتا ہوں یہ کہہ کر وہ کمین گاہ میں جا بیٹھا اور حضرت حمزہؓ یہ خبر لڑائی میں مشغول تھے ناگاہ آپ کے پاؤں پھسلا، اور وہ ملعون ایک فولادی گھونسٹ سے آپ

۱۴ ع ۷ ۵

کھا کر ہوا اور وہ پہلو تو توڑ کر نکل گئی اور آپ شہید ہوئے وہ مردود آپ کے پاس آیا اور آپ کے شکم کو چاک کر کے آپ کا جگر کاٹ کر ہندہ کے واسطے تحفہ لیگیا اور ہندہ کمبخت نے اس کو چبایا۔ ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

كَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ اِذَا ضَرَبُوْا

بھائی بند ان کے پردیس میں نکلے ہیں یا جہاد کرنے گئے ہیں (اور وہاں مرگئے) تو ان کے

فِي الْاَرْضِ اَوْ كَانُوْا غُزًّى لَّوْ كَانُوْا عِنْدَنَا

بارے میں کہنے لگے کہ اگر وُہ ہمارے پاس رہتے تو نہ مرتے اور نہ مارے جاتے

مَا مَاتُوْا وَمَا قُتِلُوْا ۚ لِيَجْعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ

(اور یہ اس وجہ سے کہتے ہیں) تاکہ خدا (اس خیال کو) ان کے دلوں میں (باعثِ)

حَسْرَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۗ وَاللّٰهُ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۗ وَاللّٰهُ

حسرت بنادے [1] اور (یُوں تو) خدا ہی جلاتا اور مارتا ہے۔ اَور جو کچھ بھی تم کرتے ہو

بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۵۶﴾ وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ

خدا اُسے دیکھ رہا ہے۔ اور اگر تم خدا کی راہ میں مارے جاؤ یا (اپنی موت سے) مر

اللّٰهِ اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا

جاؤ تو بیشک خدا کی بخشش اور رحمت اس (مال و دولت) سے جس کو تم جمع کرتے ہو

يَجْمَعُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ وَلَئِنْ مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ لَاِ اِلَى اللّٰهِ

ضرور بہتر ہے۔ اور اگر تم (اپنی موت سے) مرو یا مارے جاؤ (آخرکار) خدا ہی کی طرف (قبروں سے)

تُحْشَرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ

اٹھائے جاؤ گے۔ (تو اے رسولؐ یہ بھی) خدا کی ایک مہربانی ہے کہ تم (سا) نرم دل (سردار) انکو

كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۖ

ملا اور تم اگر بدمزاج اور سخت دل ہوتے تب تو یہ لوگ (خدا جانے کب کے) تمہارے گرد

فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ

سے تتر بتر ہو گئے ہوتے پس (اب بھی تم ان سے درگزر کرو اور انکے لئے مغفرت کی دُعا مانگو اور (سابق

فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ

دستور ظاہر) ان سے کام کاج میں مشورہ کر لیا کرو (مگر) اپ بھی جب کسی کام کو ٹھان لو تو خدا (ہی) کا بھروسہ رکھو (کیونکہ) جو لوگ

[1] جب جنگ اُحد سے اصحاب حضورؐ بھاگ کر مدینے پہنچے تو منافقوں کی بن آئی کہنے لگے کہ ہماری تو پہلے ہی سے رائے تھی کہ باہر نکل کر لڑنے کا قصد بھی نہ کرو اپنے گھروں کی آڑ پکڑ کر لڑو مگر رسولؐ نے ہماری ایک نہ سُنی اور ناحق لوگوں کا خون کرا دیا۔ اس قسم کی بکواس کا خدا نے ان آیات میں جواب دے دیا کہ فتح و شکست کا اختیار خدا ہی کو ہے موت کو کوئی ٹال نہیں سکتا اور شکست اگر ہوئی تو خود تمہارے شامتِ اعمال سے نہ رسولؐ کی تدبیری سے۔ ۱۲-۱۳-۱۲

کام میں مشورہ کرو

الْمُتَوَكِّلِيْنَ ﴿۱۶۰﴾ اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ وَ

خدا پر بھروسہ رکھتے ہیں خدا ان کو ضرور دوست رکھتا ہے (مسلمانو یاد رکھو کہ) اگر خدا نے تمہاری مدد کی تو پھر کوئی تم پر

اِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ

غالب نہیں آسکتا اور اگر تم کو چھوڑ دے تو پھر کون ایسا ہے جو اسکے بعد تمہاری مدد کو کھڑا ہو اور مومنین کو چاہیئے کہ

وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۶۱﴾ وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ

خدا ہی پر بھروسہ[1] رکھیں۔ اور (تمہارا گمان بالکل غلط ہے) کسی نبی کی (ہرگز) یہ شان نہیں کہ خیانت

اَنْ يَّغُلَّ ؕ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ

کرے[2]۔ اور جو خیانت کرے گا تو جو چیز خیانت کی ہے قیامت کے دن وہی چیز (بعینہٖ خدا کے سامنے)

ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۶۲﴾

لانا ہوگا۔ پھر ہر شخص اپنے کئے کا پورا بدلہ بھر پائے گا اور ان کی کسی طرح حق تلفی نہیں کی جائے گی۔

اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْۢ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ

بھلا جو شخص خدا کی خوشنودی کا پابند ہو کیا وہ اس شخص کے برابر ہو سکتا ہے جو خدا کے غضب میں گرفتار

وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۶۳﴾ هُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ

ہو اور جس کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ کیا بُرا ٹھکانا ہے۔ وہ لوگ خدا کے ہاں مختلف درجوں کے

اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶۴﴾ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ

ہیں اور جو کچھ وہ کرتے ہیں خدا اُسے دیکھ رہا ہے۔ خدا نے تو ایمانداروں پر بڑا احسان کیا کہ ان

عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ

کے واسطے انہیں کی قوم کا ایک رسول بھیجا جو انہیں خدا کی آیتیں پڑھ پڑھ کے سُناتا ہے

يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ

اور ان کی طبیعت کو پاکیزہ کرتا ہے اور انہیں کتاب (خدا) اور عقل کی

الْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۶۵﴾

باتیں سکھاتا ہے۔ اگرچہ وہ پہلے کھلی ہوئی گمراہی میں (پڑے) تھے۔ مسلمانو!

[1] خدا پر بھروسہ کرنے کے یہ معنی نہیں کہ ہر تدبیر سُست رکھے اور عادی بن کے بیکار محض ہو جائے کیونکہ بیکاری ایک اخلاقی جرم ہے اور بالکل خلاف شرع ہے اور یہ انکا عقیدہ ہے جو ہر تاثیر کا حصر خدا ہی کی ذات میں کرتے ہیں حالانکہ اگر یہ صحیح ہو تو رسول کا آنا جانا جنگ احد میں خندق کھودنا آلات حرب سے آراستہ ہونا، ہجرت کرنا، پسینے تمہارا روکھا کھانا پکوانا وغیرہ وغیرہ سب لغو ہو جائے حضرت یوسف یا حضرت موسیٰ کا مکی مالی انتظام سب عبث ہو جائے بلکہ توکل کے دو معنی ہیں اسباب دُنیا پر اتنا مغرور نہ ہو کہ اصلی مسبب الاسباب کو بھول جائے کیونکہ اس کے لیے ہر وقت ممکن ہے کہ چیزوں کی تاثیر بدل دے مثلاً ہری مکھو دھرم کو زائل کرتی ہے پھر بعض لوگوں کو مدتوں چلاتے چلے جاؤ اور خاک نفع نہیں ہوتا جس پر بھروسہ ہو تو جتنی تدبیریں اُس نے شرع اور عقل کی زبانی بتائی ہیں ان پر عمل کرے اور انسانی تدبیروں کی حد سے گزر کر حیوانی غیر عقلی تدبیروں کے احاطہ میں قدم ڈالے۔ واللہ اعلم

[2] شاید یہ اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے کہ جنگ بدر میں تقسیم کے واسطے سب مال ایک جگہ جمع کیا جا رہا تھا کہ اس میں سے ایک گلی یا لنگی کم ہو گئی تو کسی بدنیت نے حضرت رسول کی طرف شبہ کیا تھا اسی کا جواب خدا نے اس آیت میں دیدیا ہے اور پھر چوری کرنے کا عذاب بھی بیان کر دیا چنانچہ حضرت رسول سے منقول ہے کہ میں تم سے کسی کے گلے میں اونٹ لٹکتا ہوا دیکھونگا اور اونٹ خود بولتا ہوگا اور وہ شخص مجھ سے فریاد کریگا اور میں کہوں گا کہ میں نے تم تک حکم خدا پہنچا دیا تھا دُنیا میں تو نے میرا کہنا نہ مانا آج میں تجھے کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتا اور (باقی صفحہ ۱۱۳ پر)

أَوَلَمَّآ أَصَٰبَتْكُم مُّصِيبَةٌ قَدْ أَصَبْتُم مِّثْلَيْهَا قُلْتُمْ

کیا جب تم پر (جنگ احد میں) وہ مصیبت پڑی جس کی دونی مصیبت[۱۵۱] تم (کفار پر) ڈال چکے تھے تو (گھبرا کے

أَنَّىٰ هَٰذَا ۖ قُلْ هُوَ مِنْ عِندِ أَنفُسِكُمْ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ عَلَىٰ

کہنے لگے یہ (آفت) کہاں سے آگئی (اے رسول) تم کہدو کہ یہ تو خود تمہاری ہی طرف[۱۵۲] سے ہے (نہ رسول کی

كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٦٥﴾ وَمَآ أَصَابَكُمْ يَوْمَ ٱلْتَقَى ٱلْجَمْعَانِ

مخالفت کرتے نہ سزا ہوتی) بیشک خدا ہر چیز پر قادر ہے اور جس دن دو جماعتیں (جنگ احد میں) آپس میں گتھ

فَبِإِذْنِ ٱللَّهِ وَلِيَعْلَمَ ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿١٦٦﴾ وَلِيَعْلَمَ ٱلَّذِينَ

گئیں اس دن تم پر جو مصیبت پڑی[۱۵۳] (تمہاری شرارت کی وجہ سے) خدا کے اذن سے (آئی) اور (مقصود) کہ خدا سچے ایمان والوں کو دیکھ لے (کہ کون

نَافَقُوا۟ ۖ وَقِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا۟ قَٰتِلُوا۟ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ

ہیں) اور منافقوں کو دیکھ لے (کہ کون ہیں) اور منافقوں سے کہا گیا کہ آؤ خدا کی راہ میں جہاد کرو یا (یہ نہ سہی اپنے وطن

أَوِ ٱدْفَعُوا۟ ۖ قَالُوا۟ لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّا ٱتَّبَعْنَٰكُمْ ۗ هُمْ لِلْكُفْرِ

کو) ہٹاؤ تو کہنے لگے (ہائے کیا کہیں) اگر ہم لڑنا جانتے تو ضرور تمہارا ساتھ دیتے یہ لوگ اس دن بہ نسبت

يَوْمَئِذٍ أَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْإِيمَٰنِ ۚ يَقُولُونَ بِأَفْوَٰهِهِم

ایمان کے کفر سے زیادہ قریب تھے اپنے منہ سے وہ باتیں کہہ دیتے ہیں جو انکے دل میں (خاک) نہیں[۱۵۴]

مَّا لَيْسَ فِى قُلُوبِهِمْ ۗ وَٱللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُونَ ﴿١٦٧﴾

ہوتیں اور جسے وہ چھپاتے ہیں خدا اسے خوب جانتا ہے (یہ وہی لوگ ہیں) جو (آپ چین سے گھر میں)

ٱلَّذِينَ قَالُوا۟ لِإِخْوَٰنِهِمْ وَقَعَدُوا۟ لَوْ أَطَاعُونَا

بیٹھے رہتے اور اپنے (شہید) بھائیوں کے بارے میں کہنے لگے کاش ہماری پیروی کرتے تو نہ مارے جاتے اے

مَا قُتِلُوا۟ ۗ قُلْ فَٱدْرَءُوا۟ عَنْ أَنفُسِكُمُ ٱلْمَوْتَ إِن

رسول ان سے کہو (اچھا) اگر تم سچے ہو تو ذرا اپنی جان سے موت کو تو ٹال دو اور

كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿١٦٨﴾ وَلَا تَحْسَبَنَّ ٱلَّذِينَ قُتِلُوا۟

جو لوگ خدا کی راہ میں شہید کئے گئے ہیں انہیں ہرگز مردہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۱۲)
دوسری حدیث میں ہے اگر کوئی شخص کسی کی ایک بالشت زمین غصباً دبالے گا تو وہ زمین قیامت میں اسکے گلے میں لٹکا دی جائیگی اسی طرح ہر چیز چوری کی چوتھے گلے میں لٹکا دی جائے گی معاذ اللہ اللھم احفظنا

(حاشیہ صفحہ ہذا)
۱۵۱ کیونکہ جنگ بدر میں ستر مسلمان شہید ہوئے اور جنگ بدر میں ستر کفار قتل ہوئے اور ستر اسیر ہوئے یوں دگنے ہو گئے ۱۲
۱۵۲ نہ رسول کو تنہا چھوڑ کے بھاگتے اور نہ ان کی مخالفت کرتے نہ مارے پڑتے ۱۲
۱۵۳ منافقین چونکہ یہ کہہ کر جنگ احد کے راستے سے پلٹ آئے تھے کہ اب آج تو لڑائی ہوئی نہیں جا کے کیا کریں اور یہ صرف مکاری تھی کیونکہ وہ دل سے خوب جانتے تھے کہ لڑائی ضرور ہوگی وہ سمجھتے تھے کہ کفار اتنی دور دراز مسافت کو طے کر کے لشکر جرار لے کر بدر کا بدلہ لینے کی غرض سے چڑھ کے آئے ہیں تو ضرور لڑائی ہوگی اسی کو خدا نے واضح کر دیا جو ان کے دل میں ہے خدا اسکو خوب جانتا ہے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا ۚ بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ﴿١٦٩﴾

نہ سمجھنا بلکہ وہ لوگ جیتے[ل] جاگتے موجود ہیں اپنے پروردگار کے ہاں سے (وہ طرح طرح کی) روزی پاتے

فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُونَ

ہیں اور خدا نے جو جو فضل وکرم ان پر کیا ہے اس (کی خوشی) سے پھولے نہیں سماتے اور جو لوگ

بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا خَوْفٌ

اُن سے پیچھے رہ گئے اور ان میں آکر شامل نہیں ہوئے ان کی نسبت یہ (خیال کرکے) خوشیاں

عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿١٧٠﴾ يَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةٍ

مناتے ہیں کہ (یہ بھی شہید ہوں تو) انپر نہ کسی قسم کا خوف ہوگا اور نہ آزردہ خاطر ہونگے۔ خدائی نعمت اور اسکے

مِنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ وَأَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ

فضل (وکرم) اور اس بات کی خوشخبری پاکر کہ خدا مومنین کے ثواب کو برباد نہیں کرتا نہال ہو رہے

الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٧١﴾ الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلّٰهِ وَالرَّسُولِ مِنْ

ہیں۔ (جنگ اُحد میں) جن لوگوں نے زخم کھانے کے بعد بھی خدا اور رسولؐ کا کہنا مانا ان میں

بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۚ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا مِنْهُمْ

سے جن لوگوں نے نیکی اور پرہیزگاری کی (سب کے لئے نہیں صرف) ان کے لئے بڑا

وَاتَّقَوْا أَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿١٧٢﴾ الَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ

ثواب ہے۔ یہ وہ ہیں کہ جب ان سے لوگوں نے (آکر) کہنا شروع کیا کہ (دشمن)

النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا ۖ

لوگوں نے تمہارے (مقابلہ کے) واسطے (بڑا لشکر) جمع کیا ہے پس ان سے ڈرتے رہو (تو بجائے خوف کے) انکا ایمان

وَقَالُوا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ﴿١٧٣﴾ فَانْقَلَبُوا

اور زیادہ ہوگیا اور کہنے لگے (ہوگا بھی) خدا ہمارے[ل] واسطے کافی ہے اور وہ کیا اچھا کارساز ہے۔ پھر (یہ تو) ہمت

بِنِعْمَةٍ مِنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَمْ يَمْسَسْهُمْ سُوءٌ ۚ

کرکے گئے مگر (جب لڑائی نہ ہوئی تو) یہ لوگ خدائی نعمت اور فضل کیساتھ (اپنے گھر) واپس آئے اور انہیں کوئی



ل یہ شہدا راہِ خدا کا ذکر ہے پھر اُن کا وسیلہ چاہنا مُردوں سے وسیلہ چاہنا کب ہوا اس کے علاوہ متبرک اور مقرب بارگاہِ خداوندی مردوں کو وسیلہ قرار دینے میں کیا نقصان خصوصاً پیغمبر یا امام جو ہادیانِ دین تھے ۱۲

ل جب حضرت رسول احد سے مدینہ میں تشریف لائے تو جبرئیل یہ حکم خدا لیکر نازل ہوئے کہ تم ابوسفیان کا پیچھا کئے چلے جاؤ مگر آپکے ساتھ صرف زخمی لوگ ہوں۔ غرض آپ حسب الحکم چند اصحاب خاص کو جو زخمی تھے لیکر روانہ ہوئے اور مقام حمراء الاسد پر جاکر ٹھہرے اور کفار مقام روحاء میں ٹھہرے ہوئے تھے اور ان کا ارادہ تھا کہ پلٹ کر مدینہ نہ جائیں اور پھر مسلمانوں کو تہ تیغ کریں۔ ابوسعید خزاعی نے حضرت رسولؐ سے عرض کی کہ اب جانبازوں کا رنج مجھے گوارا نہیں۔ اب انہیں راحت دینی چاہئے یہ کہہ کے خود بڑھ کر ابوسفیان سے ملے اور اسے دھمکی دے دی کہ حضرت بڑا جرار لشکر لئے ہوئے تیرے پیچھے چلے آتے ہیں یہ سنتے ہی وہ ڈر کے مارے مکہ کو بھاگا مگر چلتے چلاتے نعیم ابن مسعود اشجعی کو جو مدینہ آرہا تھا لالچ دی اور کہا کہ اگر تو محمدؐ کے لشکر میں جاکر یہ کہہ دے کہ کفار قریش کے ساتھ بہت بڑا لشکر ہے تم لوگ یہاں سے چلے جاؤ تو میں دس اونٹ کا بار خرما اور سوکھے انگور تجھ کو انعام میں دونگا جب نعیم یہ خبر لیکر آپ کے لشکر میں آیا تو اس کے جواب میں حضرت علی نے فوراً فرما دیا کچھ پروا نہیں حسبنا اللہ ونعم الوکیل۔ خدا کو حضرت علی کی یہ بات ایسی پسند آئی کہ اسی قول کی حکایت کردی اور اس پر یہ آیت نازل ہوئی دیکھو کتاب ابن مردویہ۔ پھر جبرئیل نے آپ کو یہ خبر پہنچا دی کہ کفار مکہ چلے گئے آپ بھی مدینہ واپس جایئے تب آپ مدینہ واپس تشریف لائے۔

ع ۱۵ ۱۶ ۸

ع ۲ ۲

۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۷۴﴾ اِنَّمَا

برائی چھو بھی نہیں گئی اور خدا کی خوشنودی کے پابند رہے اور خدا بڑا فضل کرنے والا ہے

ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ ۪ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَ

یہ (مخبر) بس شیطان تھا جو صرف اپنے دوستوں کو (رسولؐ کا ساتھ دینے سے) ڈراتا ہے پس تم ان سے تو

خَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۵﴾ وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ

ڈرو نہیں اگر سچے مومن ہو تو مجھ ہی سے ڈرتے رہو۔ اور جو (اے رسولؐ) لوگ کفر کی اعانت میں

يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ ۚ اِنَّهُمْ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ

پیشقدمی کر جاتے ہیں ان کی وجہ سے تم رنج نہ کرو۔ کیونکہ یہ لوگ خدا کو کچھ بھی ضرر نہیں پہنچا سکتے۔

يُرِيْدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَهُمْ

(بلکہ) خدا تو یہ چاہتا ہے کہ آخرت میں انکا کچھ حصہ نہ قرار دے اور اُن کیلئے بڑا (سخت)

عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ

عذاب ہے۔ بیشک جن لوگوں نے ایمان کے عوض کفر خرید کیا، وہ ہرگز خدا کا کچھ بھی

بِالْاِيْمَانِ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ

نہیں بگاڑیں گے (بلکہ آپ اپنا) اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

اَلِيْمٌ ﴿۱۷۷﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ

اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا وہ ہرگز یہ نہ خیال کریں کہ ہم نے جو انکو مہلت و فارغ البالی

خَيْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ ؕ اِنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْٓا اِثْمًا ۚ وَلَهُمْ

دے رکھی ہے وہ انکے حق میں بہتر ہے (حالانکہ) ہم نے مہلت و فارغ البالی صرف اسوجہ سے دی ہے تاکہ وہ اور خوب گناہ

عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۷۸﴾ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ

کرلیں اور (آخر تو) انکے لئے رسوا کرنے والا عذاب ہے (منافقو) خدا ایسا نہیں ہے کہ بُرے بھلے کی تمیز کئے

عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ؕ وَ

بغیر جس حالت پر تم ہو اسی حالت پر مومنوں کو بھی چھوڑ دے اور خدا ایسا بھی نہیں ہے کہ تمہیں غیب کی

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ

باتیں بتا دے۔ مگر (ہاں) خدا اپنے رسولوں میں سے جسے چاہتا ہے (غیب بتانے کے

مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۚ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَاِنْ

واسطے) چن لیتا ہے۔ پس خدا اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ۔ اور اگر تم ایمان لاؤ گے

تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۹﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ

اور پرہیزگاری کرو گے تو تمہارے واسطے بڑی جزائے خیر ہے۔ اور جن لوگوں کو خدا نے

الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ

اپنے فضل (وکرم) سے کچھ دیا ہے (اور پھر) بخل کرتے ہیں وہ ہرگز اس خیال میں نہ رہیں

خَيْرًا لَّهُمْ ۭ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ۭ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا

کہ یہ ان کے لئے (کچھ) بہتر ہوگا۔ بلکہ یہ ان کے حق میں بدتر ہے کیونکہ جس (مال) کا بخل کرتے ہیں

بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَ

عنقریب ہی قیامت کے دن اس کا طوق[۱] بنا کر انکے گلے میں پہنایا جائیگا اور سارے آسمان اور زمین کی

الْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۸۰﴾ لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ

میراث خدا ہی کی ہے۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے خبردار ہے۔ جو لوگ (یہود) یہ کہتے ہیں کہ خدا

قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ ۘ

تو کنگال ہے اور ہم بڑے مالدار ہیں خدا نے ان کی یہ بکواس سُنی ان لوگوں نے جو کچھ کیا اس کو اور ان کا

سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّ

پیغمبروں کو ناحق قتل کرنا۔ ہم ابھی سے لکھے لیتے ہیں۔ اور (آج تو جو جی میں آئے کہیں مگر قیامت

نَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۱۸۱﴾ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ

کے دن) ہم کہیں گے کہ (اچھا تو لو اپنی شرارت کے عوض میں) جلانے والے عذاب کا مزا چکھو یہ انہی کاموں کا

اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۱۸۲﴾

بدلہ ہے جنکو تمہارے ہاتھوں نے (زادِ آخرت بنا کے) پہلے سے بھیجا ہے ورنہ خدا تو کبھی (اپنے) بندوں پر

[۱] حضرت رسولؐ سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جس طرح آدمؑ کی تمام اولاد کو خدا نے حضرت آدمؑ کو دکھلا دیا تھا اسی طرح میری اُمت کو مجھ پر ظاہر کر کے مجھے مطلع کر دیا ہے کہ ان میں کون اسلام قبول کرے گا اور کون گمراہ رہیگا۔ یہ سُنکر منافقین کہنے لگے تعجب ہے کہ محمدؐ کو معدومات کا تو علم ہے اور ہماری دلی باتوں کی خبر نہیں اگر معلوم ہے تو بتا دیں کہ ہم میں کون خالص مومن اور کون منافق ہے جب آپ کو یہ خبر معلوم ہوئی تو منبر پر تشریف لے گئے اور جو خدا کے بعد فرمایا لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ میرے مرتبہ کو نہیں پہچانتے اگر وہ مجھ سے پوچھیں کہ آج سے قیامت تک کیا ہونے والا ہے تو میں بتا دوں عبداللہ بن حذافہ اٹھ کھڑا ہوا اور عرض کی وہ کون ہے جو اس سے انکار کرے آپ نے فرمایا حذافہ اس کے بعد منبر سے نیچے تشریف لے آئے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ ۹

[۱] ایک حدیث میں ہے کہ جس شخص کو خدا دولت عطا فرمائے اور وہ بخل کی وجہ سے اس کی زکوٰۃ نہ دے تو قیامت میں خدا اس مال کو ایک ایسے زہریلے سانپ کی صورت بنا دے گا جسکے سر پر زہر کی شدت سے بال نہ ہوں گے اور اس کی آنکھوں پر دو سیاہ نقطے ہونگے اور اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈال دے گا اور یہ سانپ اس کے چہرے کو اپنے منہ میں لیگا اور اس کی زبان باہر نکال کر کہے گا میں وہ مال ہوں جس سے تو متاعوں پر فخر کرتا تھا۔

۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَآ اَلَّا نُؤْمِنَ
ظلم کرنیوالا نہیں (یہ وہی لوگ ہیں) جو کہتے ہیں کہ خدا نے تو ہم سے عہد کیا ہے کہ جبتک کوئی (رسول) ہمیں
لِرَسُوْلٍ حَتّٰى يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ ۭ قُلْ
یہ (معجزہ) نہ دکھادے کہ وہ قربانی کرے اور اس کو (آسمانی) آگ آکر چٹ کر جائے ۱؎ اس وقت تک
قَدْ جَاۗءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِيْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالَّذِيْ
ہم ایمان نہ لائیں گے (اے رسول) تم کہدو کہ (بھلا یہ تو بتاؤ) بہتیرے پیغمبر مجھ سے قبل تمہارے پاس
قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝۱۸۳
واضح و روشن معجزات اور جس چیز کی تم نے (اسوقت) فرمائش کی ہے (وہ بھی) لیکر آئے پھر تم اگر اپنے دعویٰ
فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ جَاۗءُوْ
میں سچے ہو تو تم نے انہیں کیوں قتل کیا۔ (اے رسول) اگر وہ (پیغمبر بھی) تمہیں جھٹلائیں تو (تم آزردہ نہ ہو کیونکہ)
بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ۝۱۸۴ كُلُّ نَفْسٍ ذَاۗىِٕقَةُ
تم سے پہلے بھی بہت سے پیغمبر روشن معجزے اور صحیفے اور نورانی کتاب لے کر آچکے ہیں (مگر) پھر بھی لوگوں نے آخر
الْمَوْتِ ۭ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ فَمَنْ
جھٹلا ہی چھوڑا ہر جان (ایک نہ ایک دن) موت کا مزہ چکھے گی اور تم لوگ قیامت کے دن (اپنے کئے کا) پورا
زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ۭ وَمَا
پورا بدلہ بھر پاؤ گے پس جو شخص جہنم سے ہٹا دیا گیا اور بہشت میں پہنچایا گیا بس وہی کامیاب ہوا۔
الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝۱۸۵ لَتُبْلَوُنَّ فِيْٓ
اور دنیا کی (چند روزہ) زندگی دھوکے کی ٹٹی کے سوا کچھ نہیں۔ (مسلمانو) تمہارے مالوں اور
اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ۣ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا
تمہاری جانوں کا تم سے ضرور امتحان لیا جائے گا اور جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب خدا
الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا ۭ
دی جا چکی ہے (یہود و نصاریٰ) ان سے اور مشرکین سے بہت سی دکھ درد کی باتیں

۱؎ یہودیوں کے سردار کعب بن اشرف وغیرہ نے ایک مرتبہ حضرت رسول صلعم سے عرض کی کہ آپ تو نبوت کا دعویٰ کرتے ہیں حالانکہ خدا نے ہم سے یہ عہد کیا ہے کہ جب تک کوئی رسول یہ معجزہ نہ دکھلائے کہ وہ خدا کی بارگاہ میں قربانی کرے اور ایک آسمانی آگ اسے جلا جائے اس وقت تک ہم اس پر ایمان نہ لائیں۔ اس کے جواب میں خدا نے اپنے رسولؐ سے کہلایا کہ ہم سے پہلے کے پیغمبر تو ایسے بہتیرے معجزات بلکہ یہ خاص معجزہ بھی دکھلا چکے تھے پھر تمہارے بزرگ کیوں نہ ایمان لائے ایمان لانا کیسا تم لوگوں نے تو انہیں باوجود ایسے معجزات دیکھنے کے مار ڈالا۔ یہاں یہ شبہ نہ ہونا چاہیے کہ حضرت نے یہ معجزہ دکھلا کر ان کی حجت تمام کیوں نہ کر دی اس کا جواب یہ ہے کہ وہاں تو ایمان لانا مقصود ہی نہ تھا خواہ مخواہ کی چھیڑ تھی اگر حضرت یہ معجزہ دکھا بھی دیتے تو کوئی دوسری فرمائش نکلتی اور کوئی نئی اڑچن کی سوجھتی اس کے علاوہ اس طریقہ میں قربانی کا گوشت ضائع جانا لازم آتا ہے ہماری شریعت بلکہ عقل اسکو ناجائز سمجھتی ہے اس کا مصرف شریعت نے یہ قرار دیا ہے کہ غربا مومنین کا بھلا ہو انکے دو ایک وقت کی قوت لایموت کا سامان ہو جائے اور نبوت کی دلیلیں تو دوسری بہت کافی موجود تھیں مگر خواہ مخواہ کی ضد کا علاج تو لقمان کے پاس بھی نہ تھا۔ ۱۲ ۲؎ امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ جب صور پھونکا جائے گا تو پہلے اہل زمین مریں گے اسکے بعد اہل آسمان اس وقت خدا عزرائیلؑ سے پوچھے گا اب کون باقی ہے عزرائیلؑ ملک الموت عرض کرینگے میں جبرئیل و میکائیل اور حاملان عرش حکم ہوگا جبرئیل اور میکائیل بھی مر جائیں ملک الموت عرض کرینگے خداوندا یہ تو تیرے امین ہیں حکم ہوگا اب کوئی جاندار باقی رہیگا جب ملک الموت و میکائیل بھی مر جائیں تب حاملان عرش کو بھی موت کا حکم ہوگا غرض انکا بھی قصہ تمام ہو جائیگا اس وقت ملک الموت اکیلے بحضور خدا کھڑے ہونگے آواز غیب آئیگی اے ملک الموت اب تجھ کو بھی جان دینی ہے غرض کہ یہ صرف میں حکم ہوگا چھاتم بھی مر جاؤ یہ حکم ہوتے ہی وہ بھی چل بسیں گے۔ اللہ اکبر جل جلالہ (باقی صفحہ پر)

وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ

تمہیں ضرور سُننی پڑیں گی اور اگر تم (ان مصیبتوں کو) جھیل جاؤ گے اور پرہیزگاری کرتے رہو گے تو

الْاُمُوْرِ ﴿۱۸۶﴾ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا

بیشک یہ بڑی ہمت کا کام ہے۔ اور اے رسول انکو وُہ وقت تو یاد دلاؤ (جب خدا نے ان اہل کتاب سے

الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ فَنَبَذُوْهُ

عہد و پیمان لے لیا تھا کہ تم کتاب خدا کو صاف صاف بیان کر دینا۔ اور (خبردار) اس کی کوئی بات چھپانا

وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ فَبِئْسَ

نہیں مگر ان لوگوں نے (ذرا بھی خیال نہ کیا) اور اس کو پس پشت پھینک دیا اور اس کے بدلے میں (بس) تھوڑی سی قیمت

مَا يَشْتَرُوْنَ ﴿۱۸۷﴾ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ

حاصل کر لی پس یہ کیا ہی بُرا (سودا) ہے جو یہ لوگ خرید رہے ہیں (اے رسول تم انہیں خیال میں بھی نہ لانا جو اپنی

بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا

کارستانی پر اترائے جاتے ہیں۔ اور کیا کرایا خاک بھی نہیں (مگر) تعریف کے خواستگار ہیں پس تم ہرگز یہ نہ

تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ

خیال کرنا کہ ان کو عذاب سے چھٹکارا ہے۔ بلکہ ان کے لئے دردناک عذاب

اَلِيْمٌ ﴿۱۸۸﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ

ہے۔ اور آسمان و زمین سب خدا ہی کا ملک ہے۔ اور خدا ہی ہر

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۸۹﴾ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ

چیز پر قادر ہے۔ اس میں تو شک ہی نہیں کہ آسمانوں اور زمین کی

وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ

پیدائش اور رات و دن کے پھیر بدل میں عقلمندوں کے لئے (قدرت خدا کی)

لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۰﴾ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ

بہت سی نشانیاں ہیں۔ جو لوگ اُٹھتے بیٹھتے کروٹ لیتے (غرض ہر حال میں)



(بقیہ حاشیہ ص ۱۱۷)

(حاشیہ صفحہ ھذا)

لے حضرت علی سے روایت ہے کہ جب تک خدا نے علماء سے علم دین کی تعلیم کا عہد نہ لے لیا اس وقت تک جاہلوں سے علم دین سیکھنے کا عہد نہ کیا۔ پس علماء پر واجب ہے کہ علم دین جاہلوں تک پہنچائیں اور جاہلوں پر واجب ہے کہ ان کی پیروی کریں اور سیکھیں ۱۲

لے ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ منافقین میں سے کچھ لوگوں نے یہ وعدے کیے کہ اگر کفار سے لڑائی ہوئی تو ہم ضرور شریک جہاد ہوں گے اور تمہاری مدد کریں گے مگر وقت پر گھر میں بیٹھ کے بغلیں بجانے اور اترانے لگے کہ ہم خوب تلوہ بچ گئے اور جب حضرت جہاد سے پلٹتے تو کوئی نہ کوئی حیلہ کر دیتے کہ میں فلاں سبب سے شریک نہ ہو سکا اور پھر تعریف کی امید رکھتے اُن کے جواب میں خدا نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ۱۲

خدا کے عہد و پیمان کا ذکر

ع ۹ ۱۰

حسد یہود یوں کا قصہ

قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ

خدا کا ذکر کرتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی بناوٹ میں غور[۱] و فکر کرتے ہیں اور (بے ساختہ)

فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا

کہہ اُٹھتے ہیں کہ خداوندا تُو نے اس کو بے کار پیدا نہیں کیا تو (فعل عبث سے)

خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ

پاک و پاکیزہ ہے۔ پس ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔ اے ہمارے

النَّارِ ﴿۱۹۱﴾ رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ

پالنے والے جس کو تُو نے دوزخ میں ڈالا تو یقیناً اُسے رُسوا کر ڈالا

اَخْزَيْتَهٗ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۱۹۲﴾ رَبَّنَآ

اور ظلم کرنے والوں کا کوئی مددگار نہیں۔ اے ہمارے پالنے

اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا

والے (جب) ہم نے ایک آواز لگانے والے (پیغمبرؐ) کو سُنا کہ وُہ ایمان کے واسطے یُوں پکارتا

بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۣ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ

تھا کہ اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لائے۔ پس اے ہمارے پالنے والے ہمیں ہمارے گناہ بخش دے اور

عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ﴿۱۹۳﴾ رَبَّنَا وَاٰتِنَا

ہماری برائیوں کو ہم سے دُور کر دے اور ہمیں نیکوکاروں کیساتھ (دُنیا سے) اُٹھا لے اور اے پالنے والے

مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰي رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ

اپنے رسولوں کی معرفت جو کچھ ہم سے وعدہ کیا ہے ہمیں دے اور ہمیں قیامت کے دن رُسوا

الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۱۹۴﴾ فَاسْتَجَابَ

نہ کر۔ تُو تو وعدہ خلافی کرتا ہی نہیں۔ تو اُن کے پروردگار نے ان کی دُعا قبول کر لی۔

لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّيْ لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ

(اور فرمایا کہ) ہم تم میں سے کسی کام کرنے والے کے کام کو اکارت نہیں کرتے مرد ہو یا

[۱] احادیث سے ثابت ہے کہ یہ آیتیں اُن لوگوں کی شان میں نازل ہوئی ہیں جو نماز تہجد کی تعقیب پڑھ کر تعجب کی نظر سے دیکھتے ہیں کہ خدا نے یہ آسمان بے ستون کے کیونکر قائم کئے اور پھر انکو ستاروں سے کیونکر آراستہ کیا اُوپر تلے زمین کے سات طبقے پانی پر کیونکر بچھائے وہی طرح طرح کے جانور زمین پر پھراتا ہے قسم قسم کے درخت اُگاتا کھاری میٹھے چشمے جاری کرتا ہے اس پر پہاڑ قائم کئے جن میں انواع واقسام کے چمکتے بیش بہا جواہرات پیدا کیے اور پھر انہیں یقین ہو جاتا ہے کہ یہ چیزیں بغیر کسی کامل قادر حکیم کے نہیں بنیں اسی وجہ سے بعض احادیث میں ہے کہ ایک ساعت کی فکر تمام شب کی عبادت بلکہ ایک سال کی عبادت بلکہ ساٹھ برس سے افضل ہے مگر وہی فکر جو خدا کی قدرت و صنعت وغیرہ میں ہو نہ اِدھر اُدھر کی فکر

۱۲-۱۲-۳
۱۲-۱۲
۱۲

مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ ۖ بَعْضُكُم مِّن بَعْضٍ ۖ فَالَّذِينَ

عورت[۱] (اسمیں کچھ کسی کو خصوصیت نہیں کیونکہ) تم ایک دوسرے (کی جنس) سے ہو۔ جو لوگ (ہمارے لئے)

هَاجَرُوا وَأُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِمْ وَأُوذُوا فِي

وطن آوارہ ہوئے اور شہر بدر کئے گئے اور انہوں نے ہماری راہ میں اذیتیں اٹھائیں اور (کفار سے) جنگ

سَبِيلِي وَقَاتَلُوا وَقُتِلُوا لَأُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ

کی اور شہید ہوئے میں ان کی برائیوں سے ضرور درگزر کرونگا اور انہیں بہشت کے ان باغوں میں لیجاؤں گا

وَلَأُدْخِلَنَّهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ

جن کے نیچے نہریں جاری ہیں خدا کے ہاں یہ ان کے کئے کا بدلہ ہے اور

ثَوَابًا مِّنْ عِندِ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عِندَهُ حُسْنُ

خدا (ایسا ہی ہے کہ اس) کے یہاں تو اچھا ہی بدلہ ہے (اے رسولؐ) کافروں کا

الثَّوَابِ ﴿۱۹۵﴾ لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِينَ كَفَرُوا

شہروں شہروں چین کرتے پھرنا تمہیں دھوکے میں نہ ڈالے یہ چند روزہ

فِي الْبِلَادِ ﴿۱۹۶﴾ مَتَاعٌ قَلِيلٌ ثُمَّ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ ۚ

فائدہ ہے۔ پھر تو (آخرکار) ان کا ٹھکانا جہنم ہی ہے۔ اور کیا ہی برا ٹھکانا

وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۹۷﴾ لَٰكِنِ الَّذِينَ اتَّقَوْا

ہے۔ مگر جن لوگوں نے اپنے پروردگار کی پرہیزگاری اختیار کی ان کے لئے

رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ

(بہشت کے) وہ باغات ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور وہ

خَالِدِينَ فِيهَا نُزُلًا مِّنْ عِندِ اللَّهِ ۗ وَمَا عِندَ اللَّهِ

ہمیشہ اسی میں رہیں گے یہ خدا کی طرف سے انکی دعوت ہے۔ اور جو (ساز و سامان) خدا

خَيْرٌ لِّلْأَبْرَارِ ﴿۱۹۸﴾ وَإِنَّ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَمَن يُؤْمِنُ

کے ہاں ہے وہ نیکوکاروں کے واسطے (دنیا سے) کہیں بہتر ہے اور اہل کتاب[۲] میں سے کچھ لوگ تو ایسے

[۱] ایک حدیث میں ہے کہ جب حضرت علیؑ نے مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کی تو فاطمہ بنت اسدؑ آپ کی والدہ اور فاطمہ زہراؑ اور فاطمہ بنت زبیر وغیرہ بھی آپ کے ہمراہ تھیں جب منزل صفان پر پہنچے تو ایک شب ایک دن وہاں ٹھہرے مگر ان چاروں بزرگواروں نے تمام راستہ اٹھتے بیٹھتے لیٹتے ذکر خدا میں گزار دی اور جس منزل پر پہنچے اُن کی یہی حالت رہی یہاں تو اُن کی کیفیت تھی، وہاں خدا کو ان کی یاد ایسی پسند آئی کہ خدا نے ان کی مدح میں یہ آیت نازل فرمائی اور ذکرؑ سے مراد علیؑ ابن ابی طالب اور اُنثیٰ سے مراد تینوں عورتیں ہیں اور بعضکم من بعض سے علیؑ ابن ابی طالب اور فاطمہؑ بنت اسد کی طرف اشارہ ہے۔

[۲] جب نجاشی بادشاہ حبش جو حضرت رسولؐ پر غائبانہ ایمان لایا تھا مر گیا تو حضرت جبرئیلؑ نے خبر دی آپ نے اصحاب سے فرمایا کہ چلو اپنے ایک ایمانی بھائی کی نماز جنازہ پڑھیں یہ کہہ کر آپ اصحاب بقیع تشریف لائے اور خدا نے درمیان کے پردے سامنے سے ہٹا دیئے آپ نے اسپر نماز جنازہ پڑھی اس پر منافقین نے یہ طعنہ زنی کی کہ محمدؐ ایک نصرانی پر جسے دیکھے نماز پڑھتے ہیں ان کے جواب میں خدا نے یہ آیت نازل کی۔ ۱۲-۱۲-۱۲

بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ

ضرور ہیں جو خدا پر اور جو (کتاب) تم پر نازل ہوئی اور جو (کتاب) اُن پر نازل ہوئی (سب پر) ایمان رکھتے ہیں اور خدا کے

لِلّٰهِ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ

آگے سر جھکائے ہوئے ہیں اور خدا کی آیتوں کے بدلے تھوڑی سی قیمت (دنیوی فائدے) نہیں لیتے۔ ایسے ہی لوگوں

اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝۱۹۹

کے واسطے ان کے پروردگار کے ہاں اچھا بدلہ ہے۔ بے شک خدا بہت جلد حساب کرنے والا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَ

اے ایمان دارو (دین کی تکلیفوں کو) جھیل جاؤ اور دوسروں کو برداشت کی تعلیم دو اور (جہاد کے لئے)

رَابِطُوْا ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝۲۰۰

کمریں کس لو۔ اور خدا ہی سے ڈرو تاکہ تم اپنی دلی مُرادیں پاؤ۔

## اٰیاتُھا (۴) سُوْرَةُ النِّسَآءِ مَدَنِيَّةٌ (۹۲) رُکُوْعاتُھا

سورۃ نساء[1] مدینہ میں نازل ہوا اور اُس کی ایک سو چھہتر آیتیں اور چوبیس رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ

اے لوگو اپنے اس پالنے والے سے ڈرو جس نے تم سب کو (صرف) ایک شخص سے پیدا کیا۔ اور

نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا

(وہ اسطرح) کہ پہلے اُن (کی باقی مٹی) سے انکی بی بی (حوا) کو پیدا کیا اور (صرف) انہیں دو

رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَاۗءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَاۗءَلُوْنَ

(میاں بیوی) سے بہت سے مرد اور عورتیں دُنیا میں پھیلا دیئے[2] اور اس خدا سے ڈرو جس کے

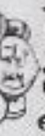
بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ۝

وسیلے سے آپس میں ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور قطع رحم سے بھی (ڈرو) بیشک خدا تمہاری دیکھ بھال میں



[1] اس سورۃ میں بھی خداوند عالم نے بہت سے امور کی تعلیم فرمائی ہے مجموعے چند امور یہ ہیں، پرہیزگاری اختیار کرنا، خلقت انسان، مال یتیم کھانے کی ممانعت، چار نکاح کی اجازت، ثلثی ادائیگی کا حکم، ترکہ کی تقسیم، بدکار عورت مرد کی سزا، بیٹیوں سے مال واپس لینے کی ممانعت حرام عورتوں کی تعداد، متعہ کا حکم، غصب کی ممانعت، قتل کا عذاب، عورتوں پر مردوں کی فضیلت، سرکش عورتوں کی اصلاح کی ترکیب، قیامت میں کفار کی تمنا، نشہ میں نماز کی ممانعت، غسل و تیمم، یہود کی شرارت، شرک کا نہ معاف ہونا، عدل کا حکم، اولی الامر کی اطاعت جہاد میں بغیر ہتھیار اور تنہا جانے کی ممانعت، موت کا یقینی آنا، سلام کے جواب کا وجوب، صلح کے بعد لڑنے کی ممانعت، قتل کا کفارہ

مجاہدین کی فضیلت، ہجرت نہ کرنے والوں کی مذمت، استغفار اور خوف میں نماز کی قصر، سرگوشی کی مذمت، کفار کو سرپرست بنانے کی ممانعت، حضرت عیسیٰ کا قصہ، کلالہ کا حکم




واللہ اعلم

[2] پہلا اختلاف تو یہ ہے کہ حوا کی پیدائش کیونکر ہوئی بعض کا خیال ہے کہ حضرت آدم کی پسلی سے مگر یہ غلط ہے۔ کیونکہ اس صورت میں حضرت حوا کو یا حضرت آدم کی جزو بدن ہوئیں اور اسکو عقل سلیم کسی طرح قبول نہیں کرتی کہ جزو بدن ہو اسی کو زوجہ قرار دے۔ اور اسکے علاوہ ایسی خدا کا ایک گونہ عجز لازم آتا ہے پھر ایسی صورت میں کہ ان دونوں کی نسل کیونکر بڑھی بعض اہل اسلام کا یہ خیال ہے کہ حضرت حوا کو بہ فوجوڑواں بچے ایک بیٹا ایک بیٹی پیدا ہوتے تھے حتی کہ اسی طرح شرجوڑے پیدا ہوئے اور ایک فوجہ کی بیٹی اور ایک فوجہ کے بیٹے سے باہم شادیاں ہوئیں اور یوں نسل بڑھی لیکن یہ بھی غلط ہے کیونکر ہو سکتا ہے کہ حقیقی بھائی بہن میں باہم نکاح ہو بلکہ حق یہ ہے کہ ایک مرتبہ حضرت شیث پیدا ہوئے اور دوبارہ حضرت حوا فوت پیدا ہوئے اور خدا نے بخشش کے طور پر ایک حور کو جس کا نام منزل تھا بھیجا اور اس حضرت شیث کا نکاح ہوا اور دوسرے ان ایک حور کو بھیجا۔ اس کا نام منزل تھا اس سے یافث کا نکاح ہوا شیث کے یہاں بیٹا ہوا اور یافث کے یہاں لڑکی ہوئی اور دونوں میں نکاح ہوا اور یوں نسل جاری ہوئی۔ ۱۲

وَاٰتُوا الْيَتٰمٰٓى اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ
ہے۔ اور یتیموں کو انکے مال دے دو اور بُری چیز (مال حرام) کو بھلی چیز (مال حلال) کے بدلے میں نہ لو اور ان
بِالطَّيِّبِ ۪ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَهُمْ اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ ۭ اِنَّهٗ
کے مال اپنے مالوں میں ملا کر نہ چھک جاؤ کیونکہ یہ بہت ہی بڑا گناہ ہے۔ اور اگر تم کو
كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا ۝ وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي
اندیشہ ہو کہ (نکاح کرکے) تم یتیم لڑکیوں (کی رکھ رکھاؤ) میں انصاف نہ کر سکو گے تو اور عورتوں
الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَاۗءِ
سے اپنی مرضی کے موافق دو دو اور تین تین اور چار چار[1] نکاح کرو پھر اگر تمھیں
مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا
اس کا اندیشہ ہو کہ تم (متعدد بیبیوں میں بھی) انصاف نہ کر سکو گے، تو
فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۭ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى
ایک ہی پر اکتفا کرو یا جو (لونڈی) تمھاری زرخرید ہو (اسی پر قناعت کرو) یہ تدبیر
اَلَّا تَعُوْلُوْا ۝ وَاٰتُوا النِّسَاۗءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ۭ
بے انصافی نہ کرنے کی بہت قرین قیاس ہے اور عورتوں کو انکے مہر خوشی خوشی دے ڈالو
فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ
پھر اگر وُہ خوشی خوشی تمہیں کچھ چھوڑ دیں تو شوق سے نوش جان کھاؤ پیو۔ اور اپنے
هَنِيْۗـــًٔا مَّرِيْۗـــًٔا ۝ وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاۗءَ اَمْوَالَكُمُ
وہ مال جن پر خدا نے تمہاری گزران قرار دی ہے بے وقوفوں (نا سمجھ یتیم) کو نہ
الَّتِيْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيٰمًا وَّارْزُقُوْهُمْ فِيْهَا
دے بیٹھو۔ ہاں اس میں سے انہیں کھلاؤ اور ان کو پہناؤ (تو مضائقہ نہیں)
وَاكْسُوْهُمْ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝ وَابْتَلُوا
اور ان سے (شوق سے) اچھی طرح بات کرو۔ اور یتیموں کو کاروبار

[1] چار نکاح کا جواز: اس مسئلہ پر مخالفین اور اکثر جدید تعلیم یافتہ حضرات کا انگریزوں کی تقلید میں اعتراض ہوتا ہے۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ عورتوں میں قوت شہوانیہ زیادہ دی گئی ہے پھر یہ اُلٹی گنگا کیوں بہائی گئی حالانکہ وہ یہ نہیں سمجھتے کہ شہوت کا دارومدار قوت پر ہے پھر جو شخص خلقتاً کمزور ہو اس میں شہوت زیادہ کہاں سے پھٹ پڑے گی۔ اس غلطی کی خاص وجہ یہ ہے کہ مردوں کا حال انزال کے بعد محسوس ہوتا ہے اور عورتوں کی عدم شہوت کا حال کسی خاص علامت کے ظاہر نہ ہونے کی وجہ سے معلوم نہیں ہوتا اس وجہ سے عام لوگ سمجھتے ہیں کہ اس کی شہوت باقی ہے اصل یہ ہے کہ عورتوں میں مردوں کی نسبت شہوت بہت کم ہے محسوس نہ ہونا دوسری بات ہے اس کے علاوہ عورتیں ہر مہینہ میں چھ سات بلکہ دس روز ضرور بیکار ہو جاتی ہیں اور پھر جب حاملہ ہوئیں تو تو تین مہینے حمل کے اور دو برس ایام رضاعت کے یوں بیکار ہو گئے کیونکہ حمل میں عورتوں کو جماع سے نفرت ہو جاتی ہے اور ضرر بھی ہوتا ہے اور رضاعت کے زمانہ میں بچے کو نقصان الگ پہنچتا ہے وُہ خود کمزور الگ رہتی ہے پھر اتنے زمانہ تک مرد صبر تو کر سکتا نہیں خواہ مخواہ دوسری عورت کی ضرورت ہوگی۔ اگر دو عورتیں ہیں تب بھی اکثر ایسا ہوا ہے کہ دونوں حاملہ ہیں لیکن تجربہ اس کا شاہد ہے کہ جب چار عورتیں ہوتی ہیں تو ایک نہ ایک ضرور خالی رہتی ہے اور اس سے مرد کا کام چلتا ہے اس کے علاوہ اب تو مردم شماری سے معلوم ہو چکا ہے کہ عورتوں کی پیدائش مردوں کی نسبت چوگنی ہے پھر اگر چار نکاح جائز نہ ہوں تو کیا عورتیں جانوروں سے تعلق پیدا کریں گی۔ واللہ اعلم بالصواب ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

الْيَتٰمٰى حَتّٰٓى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ

میں لگائے رہو یہاں تک کہ بیاہنے کے قابل ہوں پھر (اسوقت) تم انہیں (ایک مہینہ کا

رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۚ وَلَا تَاْكُلُوْهَآ اِسْرَافًا

خرچ انکے ہاتھ سے کرا کے) اگر ہوشیار پاؤ تو ان کا مال اُن کے حوالہ کردو اور (خبردار) ایسا نہ کرنا کہ

وَّبِدَارًا اَنْ يَّكْبَرُوْا ۭ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۚ

اس خوف سے کہیں وہ بڑے ہو جائینگے فضول خرچی کرکے جھٹ پٹ ان کا مال چٹ کر جاؤ اور جو (ولی یا

وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ فَاِذَا

سرپرست) دولتمند ہو تو وہ (مال یتیم اپنے) صرف میں لانے سے (بچتا رہے اور ہاں) جو محتاج ہو وہ البتہ (واجبی

دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ ۭ وَكَفٰى

واجبی) دستور کے مطابق کھا سکتا ہے۔ پس جب انکے مال انکے حوالہ کرنے لگو تو لوگوں کو ان کا

بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ۝ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ

گواہ بنالو اور (یوں تو) حساب لینے کو خدا کافی ہے ماں باپ اور قرابتداروں کے ترکہ میں

وَالْاَقْرَبُوْنَ ۠ وَلِلنِّسَاۗءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَ

کچھ حصہ تو خاص مردوں کا ہے اور (اسی طرح) ماں باپ اور قرابت داروں کے ترکہ میں کچھ حصہ

الْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ ۭ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۝

خاص عورتوں کا بھی ہے خواہ ترکہ کم ہو یا زیادہ (ہر شخص کا حصہ (ہماری طرف سے) مقرر کیا ہوا

وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ

ہے۔ اور جب (ترکہ کی) تقسیم کے وقت (وہ) قرابتدار (جن کا کوئی حصہ نہیں) اور یتیم بچے اور

فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝ وَلْيَخْشَ

محتاج لوگ آجائیں تو انہیں بھی کچھ اس میں سے دیدو اور انسے اچھی طرح (عنوان شائستہ سے) بات کرو۔ اور اُن

الَّذِيْنَ لَوْ تَرَكُوْا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا

لوگوں کو ڈرنا (اور خیال کرنا) چاہیئے کہ اگر وہ لوگ خود اپنے بعد ننھے

ایک حدیث میں ہے کہ اسلام کے قبل عرب میں یہ رواج تھا کہ عورتوں اور چھوٹے بچوں کو ترکہ میں سے کچھ نہ دیتے تھے ان کا قول یہ تھا کہ مال کا مستحق بس وہی شخص ہے جو دشمن سے مقابلہ کر سکے جب حضرت ہجرت کرکے مدینہ میں تشریف لائے تو یہی قانون وہاں بھی جاری تھا اتفاقاً ایک عورت آپکے پاس آئی اور عرض کی یا حضرت میرے شوہر نے بہت سا مال چھوڑ کر انتقال کیا ہے اور اُسکے چچا زاد بھائیوں نے اس پر قبضہ کر لیا ہے اور اس کی یہ تین لڑکیاں ہیں جن کا کوئی سہارا نہیں۔ آپنے ان لوگوں کو بلا بھیجا۔ ان لوگوں نے وہی رواج کا عذر پیش کیا۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی اور ان لڑکیوں کو ترکہ دیا گیا افسوس اس کے خلاف ہمارے ملک میں بھی ہندوؤں کی تقلید میں وہی بیہودہ اور غلط رواج جاری ہے اور لوگ اس کی پرواہ نہیں کرتے خدا اُن پر رحم کرے اور توفیق دے کہ اس مواخذہ سے بچنے کی کوشش کریں۔

۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

خَافُوْا عَلَيْهِمْ ۪ فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ وَلْيَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝

تھے) ناتواں بچے چھوڑ جاتے تو اُن پر (کس قدر) ترس آتا پس انکو (غریب بچوں پر) سختی کرنے میں خدا سے ڈرنا چاہیے

اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ

اور اُن سے سیدھی طرح بات کرنی چاہیے۔ جو لوگ یتیموں کے مال ناحق چٹ کر جایا کرتے ہیں وہ اپنے

فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ۭ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ۝ يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ

پیٹ میں بس انگارے[1] بھرتے ہیں۔ اور عنقریب جہنم واصل ہوں گے۔ (مسلمانو) خدا تمھاری اولاد کے

فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ ۤ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۚ فَاِنْ كُنَّ

حق میں تم سے وصیت کرتا ہے کہ لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں[2] کے برابر ہے اور اگر (میت کی اولاد میں صرف

نِسَاۗءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۚ وَاِنْ كَانَتْ

لڑکیاں ہی ہوں (دو) یا (دو سے) زیادہ تو ان کا (مقرر حصہ) کل ترکہ کی دو تہائی ہے اور اگر

وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ۭ وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا

ایک لڑکی ہو تو اُس کا آدھا ہے۔ اور میت کے باپ ماں ہر ایک کا اگر میت کی کوئی اولاد

السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ

موجود نہ ہو تو مال متروکہ میں سے معین (خاص چیزوں میں) چھٹا حصہ ہے اور اگر میت کی کوئی اولاد نہ ہو

وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗٓ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهٗٓ اِخْوَةٌ

اور اسکے صرف ماں باپ ہی وارث ہوں تو ماں کا ایک معین (خاص چیزوں میں) تہائی ہے اور باقی باپ

فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَآ اَوْ

کا لیکن اگر میت کے (حقیقی یا سوتیلے) بھائی بھی موجود ہوں تو (اگرچہ انہیں کچھ نہ ملے گا) اس وقت ماں کا حصہ چھٹا

دَيْنٍ ۭ اٰبَاۗؤُكُمْ وَاَبْنَاۗؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ

ہی ہوگا (اور وہ بھی) میت نے جس کے بارے میں وصیت کی ہے اس کی تعمیل اور ادائے قرض کے بعد تمہارے باپ

نَفْعًا ۭ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝

ہوں یا بیٹے تم تو نہیں جانتے ہو کہ انمیں سے کون تمہاری نفع رسانی میں زیادہ قریب ہے (پھر تم کیا دخل دے سکتے ہو)

[1] حضرت رسول فرماتے ہیں کہ شب معراج کو جب میں آسمان پر گیا تو کچھ لوگوں کو دیکھا کہ آگ اُن کے مُنہ میں ٹھونسی جاتی ہے۔ اور نیچے سے نکل جاتی ہے میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں۔ جبرئیل نے کہا یہ وہ لوگ ہیں جو ناحق یتیم کا مال کھاتے ہیں۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ یتیم کا مال کھانیوالے دوہرے عذاب میں مبتلا ہوتے ہیں۔ دُنیا میں مختلف بلاؤں کا سامنا، اور آخرت میں بھڑکتی ہوئی آگ میں پڑنا۔ [2] مرد کے دوہرا حصہ پانے کا یہی سبب ہے کہ اسے اپنا پیٹ پالنا الگ، بیوی کا روٹی کپڑا الگ، عورت پر کسی روٹی کپڑا فرض نہیں ہے اس کے علاوہ اگر ماں باپ بچے مال سے حصہ کچھ کم ملا تو شوہر کیطرف سے مہر اور نان نفقہ کی آمدنی ملکر وہ پوری ہو گئی اور انتظام میں کوئی خرابی نہ پڑی غرض حساب دوستاں در دل کا معاملہ ہے۔

وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ

حصہ تو صرف خدا کی طرف سے معین ہوتا ہے کیونکہ خدا تو ضرور ہر چیز کو جانتا اور تدبیر والا ہے اور جو کچھ

وَلَدٌ ۚ فَإِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ

تمہاری بیبیاں چھوڑ کر (مر) جائیں پس اگر انکے کوئی اولاد نہ ہو تو تمہارا آدھے آدھے ہے اور اگر انکے کوئی اولاد ہو

مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِينَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۗ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ

تو جو کچھ وہ ترکہ چھوڑیں اسمیں سے بعض چیزوں میں چوتھائی تمہارا ہے (اور وہ بھی) عورتے جس کی وصیت کی ہو

مِمَّا تَرَكْتُمْ إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ

(ادائے) قرض کے بعد اور اگر تمہارے کوئی اولاد نہ ہو تو تمہارے ترکہ میں سے تمہاری بیبیوں[1] کا بعض چیزوں میں

فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ

چوتھائی ہے اور اگر تمہاری کوئی اولاد ہو تو تمہارے ترکہ میں سے انکا خاص چیزوں میں آٹھواں حصہ ہے (اور وہ

بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۗ وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّورَثُ كَلٰلَةً أَوِ امْرَأَةٌ وَّ

بھی) تم نے جسکے بارے میں وصیت کی ہے اس کی تعمیل اور (ادائے) قرض کے بعد اور اگر کوئی مرد یا عورت اپنی ماں جلو

لَهٗ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَإِنْ

(اخیافی) بھائی یا بہن کو وارث چھوڑے تو انمیں سے ہر ایک کا خاص چیزوں میں چھٹا حصہ ہے اور اگر اس سے زیادہ

كَانُوْا أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي الثُّلُثِ مِنْ بَعْدِ

ہوں تو سب کے سب ایک خاص تہائی میں شریک ہیں گے (اور یہ سب) میت نے جس کے بارے میں

وَصِيَّةٍ يُّوصٰى بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۙ غَيْرَ مُضَارٍّ ۚ وَصِيَّةً

وصیت کی ہے اس کی تعمیل اور (ادائے) قرض کے بعد مگر ہاں وہ وصیت (وارثوں کو خواہ مخواہ) نقصان پہنچانے

مِّنَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ۝١٢ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۚ

والی نہ ہو (تب) یہ وصیت خدا کی طرف سے ہے اور خدا تو ہر چیز کا جاننے والا اور بردبار ہے۔ یہ خدا کی (مقرر کی ہوئی) حدیں ہیں۔

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ

اور جو خدا اور رسول کی اطاعت کرے اس کو خدا آخرت میں ایسے (بھرے بھرے) باغوں میں

[1] اکثر اہلسنت اور شیعوں کو بھی یہ شبہ ہوتا ہے کہ شیعوں کا یہ مشہور مسئلہ کہ بیبیوں کو شوہر کے ترکہ سے ہر چیز میں ترکہ نہیں ملتا بلکہ خاص خاص چیزوں سے قرآن کے خلاف ہے حالانکہ یہ شبہہ بالکل غلط ہے شیعوں کا یہ مسئلہ قرآن کے بالکل مطابق ہے۔ خدا نے یہ ہرگز نہیں کہا کہ بیبیوں کو کل چیزوں سے دو۔ بلکہ الف لام اور من تبعیضیہ کے ذریعہ سے بتادیا ہے کہ ان کا حصہ خاص چیزوں میں ہے۔ اسی طرح جن جن لوگوں کے حصہ میں کچھ بھی تخصیص ہے اور ہر چیز سے ترکہ نہیں دلوایا ہے اس میں بھی الف لام اور من موجود ہے اور جس کو ہر چیز سے دلوایا ہے وہاں الف لام یا من نہیں ہے دیکھو شوہر کو اولاد نہ ہونے کی صورت میں پورا آدھا دلوایا ہے وہاں الف لام یا من نہیں ہے اور جب اولاد ہو تو ہر چیز سے چوتھا حصہ نہ ملے گا بلکہ اکبر اولاد وحق حبوہ نکل جائیگا اسوجہ سے الف لام اور من دونوں کے ساتھ بیان کیا وعلی ھذا اور اس کی تفصیل دیکھو رسالہ میراث زوجہ مؤلفہ مترجم۔ ۱۲

[2] وصیت سے وارثوں کا نقصان یوں ہوتا ہے کہ میت کو صرف ایک تہائی مال میں وصیت کا حق دیا گیا ہے پس اگر وہ وارثوں کا حق مارنے کے واسطے ایک تہائی سے زیادہ کی وصیت کرے یا کسی خاص وارث کو کل مال دلوایا جائے تو یہ وصیت قابل تعمیل نہ ہوگی۔ اسی طرح اگر مرنے کے وقت خواہ مخواہ کسی کا قرضہ سکار لے تو بھی واجب الادا ہوگا۔ ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۳﴾

پہنچا دیگا جسکے نیچے نہریں جاری ہونگی اور وہ انمیں ہمیشہ (چین سے) رہیں گے اور یہی تو بڑی کامیابی ہے

وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ

اور جس شخص نے خدا اور رسول کی نافرمانی کی اور اُس کی حدوں سے گزر گیا تو بس خدا اس کو جہنم میں داخل

نَارًا خَالِدًا فِيْهَا وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۴﴾ وَالّٰتِيْ يَاْتِيْنَ

کرے گا اور وہ اس میں ہمیشہ (اپنا کیا بھگتتا رہیگا۔ اور اُسکے لئے بڑی رُسوائی کا عذاب ہے اور تمہاری عورتوں

الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ

میں سے جو عورتیں بدکاری کریں تو ان کی بدکاری پر اپنے لوگوں میں سے چار کی گواہی لو پھر اگر چاروں گواہ

اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ

اس کی تصدیق کریں تو (انکی سزا یہ ہے کہ) ان کو گھروں میں بند رکھو یہاں تک کہ موت آجائے

حَتّٰى يَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا ﴿۱۵﴾

یا خدا ان کی کوئی (دوسری) راہ نکالے۔ اور تم لوگوں میں جن سے بدکاری سرزد

وَالَّذٰنِ يَاْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا فَاِنْ تَابَا وَ

ہوتی ہو ان کو مارو پیٹو۔ پھر اگر وہ دونوں (اپنی حرکت سے) توبہ کریں اور

اَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا

اصلاح کرلیں تو انکو چھوڑ دو۔ بیشک خدا بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے

رَّحِيْمًا ﴿۱۶﴾ اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ

مگر خدا کی بارگاہ میں توبہ تو صرف ان ہی لوگوں کی (ٹھیک) ہے جو نادانستہ بُری حرکت

السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ

کر بیٹھیں (اور) پھر جلدی سے توبہ کرلیں۔ تو البتہ خدا بھی ایسے لوگوں کی توبہ

يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۷﴾

قبول کرلیتا ہے اور خدا تو بڑا جاننے والا حکیم ہے۔

ع ۲ ۳ ۴

۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۚ حَتّٰٓى اِذَا

اور توبہ ان لوگوں کے لئے (مفید) نہیں ہے جو (عمر بھر تو) بُرے کام کرتے رہے یہاں تک کہ جب ان میں

حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّيْ تُبْتُ الْـٰٔنَ وَلَا

سے کسی کے سر پر موت آکھڑی ہوئی تو کہنے لگا اب میں نے توبہ کی اور (اسی طرح) ان لوگوں کے

الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ

لئے (بھی توبہ مفید) نہیں ہے جو کفر ہی کی حالت میں مرگئے۔ ایسے ہی لوگوں کے واسطے ہم نے

عَذَابًا اَلِيْمًا ۝۱۸ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ

دردناک عذاب مہیا کر رکھا ہے۔ اے ایماندارو تم کو یہ جائز نہیں ہے کہ (اپنے مورث کی) عورتوں سے

اَنْ تَرِثُوا النِّسَاۗءَ كَرْهًا ۭ وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا

نکاح کرکے (خواہ مخواہ) زبردستی وارث بن جاؤ۔ اور جو کچھ تم نے انہیں (شوہر کے ترکہ سے) دیا ہے

بِبَعْضِ مَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ

اس میں سے کچھ واپس لے لینے کی نیت سے انہیں دوسرے کے ساتھ (نکاح کرنے سے) نہ روکو ہاں جب

مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ

وہ کھلم کھلا کوئی بدکاری کریں (تو البتہ روکنے میں مضائقہ نہیں) اور بیبیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرتے

فَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـــًٔا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا ۝۱۹

رہو اور اگر تم کسی وجہ سے انہیں ناپسند کرو (تو بھی صبر کرو) کیونکہ عجب نہیں کہ کسی چیز کو تم ناپسند کرتے ہو اور خدا

وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ ۙ وَّاٰتَيْتُمْ

تمہارے لئے اس میں بہت بہتری کردے۔ اور اگر تم ایک بی بی (کو طلاق دے کر اس) کی جگہ دوسری بی بی (نکاح

اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْـــًٔا ۭ اَتَاْخُذُوْنَهٗ

کرکے) تبدیل کرنا چاہو تو اگرچہ تم ان میں سے ایک کو (جسے طلاق دینا چاہتے ہو) بہت سا مال دے چکے ہو تاہم اس میں

بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۝۲۰ وَكَيْفَ تَاْخُذُوْنَهٗ وَقَدْ

سے کچھ واپس نہ لو کیا (تمہاری یہی غیرت ہے کہ خواہ مخواہ) کوئی بہتان باندھ کر یا صریح جرم لگا کر (واپس لے لو) اور تم کیونکر اسکو

---

۱۵ اسلام کے قبل عرب میں یہ بیہودہ رواج تھا کہ جب کسی مرجاتا تو جو اس کا وارث ہوتا اس کی بیوہ بی بی کے سر پر کپڑا ڈال کر پہلے ہی شوہر کے مہر پر اسے اپنی بیوی بنا لیتا یا اس کا دوسرے شخص سے نکاح کر دیتا اور اس کا مہر خود صرف کرتا یا اس کو مقید کر دیتا یہاں تک کہ وہ عورت جو میراث اسے شوہر سے ملی تھی دیکر چھٹکارا پاتی یا اسی قید میں مر جاتی اور سب مال اس شخص کے قبضہ میں آجاتا ابتدائے اسلام میں بھی یہی قاعدہ جاری تھا یہاں تک کہ ابو قیس انصاری نے وفات پائی اور اس کی بیوہ مسماۃ کبیشہ کے سر پر کپڑا ڈال کر اسکا سوتیلا بیٹا محض بن قیس اپنے تصرف میں لایا اور اسے تنگ کرنے لگا۔ کبیشہ نے آپ کے پاس حاضر ہو کر فریاد کی حضرت رسول نے فرمایا تو اپنے گھر جاؤ جو وحی تیرے بارے میں نازل ہوئی اس سے تجھے مطلع کرونگا اس کے دوسرے ہی دن مدینہ کی بہت سی عورتیں جو اس مصیبت میں مبتلا تھیں آپ کی خدمت میں فریادی حاضر ہوئیں اس وقت یہ آیت نازل ہوئی اور بیچاریاں مصیبت سے نجات پاکر فائز المرام ہوئیں۔ ۱۲۰-۱۲۰-۱۲ ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲ ۱۲-۱۲ ۱۲-۱۲

اَفْضٰى بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ وَّاَخَذْنَ مِنْكُمْ

واپس لوگے حالانکہ تم میں سے ایک دوسرے کے ساتھ خلوت کر چکا ہے اور بیبیاں تم سے (نکاح کے وقت

مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿۲۱﴾ وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ

نفقہ وغیرہ کا) پکا اقرار لے چکی ہیں اور جن عورتوں سے تمہارے باپ دادوں نے نکاح (جماع اگرچہ زنا)

اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا ؕ وَسَآءَ

کیا ہو تم ان سے نکاح نہ کرو مگر جو ہو چکا (وہ تو ہو چکا تاہم) وہ بدکاری اور خدا کی ناخوشی کی بات

سَبِيْلًا ﴿۲۲﴾ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ

ضرور تھی۔ اور بہت برا طریقہ تھا۔ (مسلمانو حسب ذیل) عورتیں تم پر حرام کی گئیں تمہاری مائیں (دادی نانی وغیرہ)

وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ وَ

اور تمہاری بیٹیاں (پوتیاں نواسیاں) اور تمہاری بہنیں اور تمہاری پھوپھیاں اور تمہاری خالائیں اور بھتیجیاں اور

اُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ

بھانجیاں اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمکو دودھ پلایا ہے اور تمہاری رضاعی دودھ شریک بہنیں اور تمہاری

وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ

بیبیوں کی مائیں (ساس) اور وہ (مادر جلو) لڑکیاں جو (گویا) تمہاری گود میں پرورش پا چکی ہیں اور ان عورتوں کے

مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ ۫ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا

پیٹ سے (پیدا ہوئی) ہیں جن سے تم ہم بستری کر چکے ہو ہاں اگر تم نے ان بیبیوں سے (صرف نکاح کیا ہو ہم بستری

دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ۫ وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ

نہ کی ہو تو البتہ ان (در جلو لڑکیوں) سے نکاح کرنے میں تم پر کچھ گناہ نہیں ہے اور تمہارے صلبی لڑکوں (پوتوں نواسوں

الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ ۙ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ

وغیرہ) کی بیبیاں (بہوئیں) اور دو بہنوں سے ایک ساتھ نکاح کرنا۔ مگر جو ہو چکا وہ

اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۲۳﴾

(معاف ہے۔ بے شک خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔



ع ۸

۱۲ کیونکہ ماں باپ کی اطاعت واجب اور اس کی محبوب چیز کو تصرف میں لانا اس کے حق کو ضائع کرنا اور اس کی توہین اور ہمسری اور تسلی ہے ۱۲

۱۲ بہنیں خواہ حقیقی ہوں یا سوتیلی یا مادری (اسی طرح پھوپھیاں خواہ اپنی ہوں یا باپ کی یا ماں یا دادا، دادی نانا، نانی کی ملے ہذا القیاس خالائیں بھی اپنی یا باپ، ماں یا دادا، نانا وغیرہ کی ۱۲ بھتیجیاں بھانجیاں بھی خواہ حقیقی بھائی بہن کی بیٹیاں ہوں یا سوتیلی کی یا مادری کی ۱۲

۱۲ اسی قاعدہ سے جو اوپر بیان ہوا کیونکہ اس میں مطلع کی مطیع سے ہمسری لازم آئے گی اور پھر اطاعت باقی نہ رہے گی اور تدبیر منزل کو سخت سے سخت نقصان کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ۱۲ جس طرح یہ عورتیں مردوں پر حرام ہیں۔ اسی طرح انکے مقابل مرد عورتوں پر حرام ہیں۔ جیسے باپ، بیٹا، بھائی، چچا، ماموں، بھتیجا بھانجا۔ وغیرہ۔